PRGI No.APURD/2013/54302

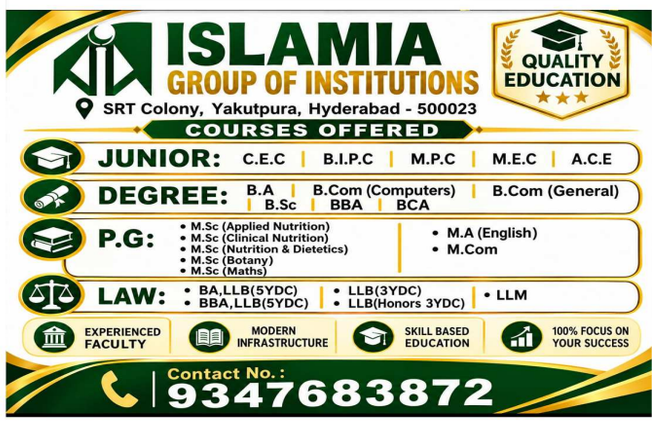
روزنامہ
حیدرآباد
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

TUESDAY 03 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.3 Rs.2.00 Pages:4

منگل ۳/نومبر ۲۰۲۶ ۲۲/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۱) قیمت دو روپیہ





ووٹ چوری کے الزامات پر امت شاہ کا کانگریس کو چیلنج

حیدرآباد، 2 نومبر (جی این ایس) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اتوار کو یہاں انڈیا بلاک کی ریلی کی سرخی لگائی تاکہ چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کی برطرفی کا مطالبہ کیا جائے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے جمہوریت اور آئین کو بچانے کا وعدہ کیا گیا کہ انتخابی پینل کے سربراہ کو مقدمے کا سامنا کرنا پڑے اور ”جائے گا“۔ بلاک کی دلی چلو ریلی سے خطاب کرتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا کہ گیانیش کمار کی ”چوری“ کوئی عام چوری نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ”ان (سی ای سی گیانیش کمار) کی طرف سے کی گئی ووٹ چوری قانونی لحاظ سے نایاب ترین※ زمرے میں سے ہے۔“ سی ای سی پر ای وی ایم کا استعمال کرتے ہوئے ووٹ چوری کرنے اور ووٹر لسٹوں سے 5.13 کروڑ ناموں کو ہٹانے کا الزام لگاتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا، ”گیانیش کمار نے پی ایم مودی اور وزیر داخلہ



امیت شاہ کے لیے جو کچھ کیا ہے، وہ غداری اور ہرشہری کی آواز کو چوری کرنے کے مترادف ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ سی ای سی کے علاوہ پی ایم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو بھی آئین اور جمہوریت پر حملہ کرنے کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔ راہول گاندھی نے 2024 کے لوک سبھا اور کئی اسمبلی انتخابات میں دھاندلی کے بارے میں الزام لگاتے ہوئے کہا، جبکہ وزیر داخلہ شاہ اعلان کرتے ہیں کہ پی ایم مودی کہیں نہیں جا رہے ہیں، ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ ہم انہیں (پی ایم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ) کو اس وقت تک کہیں نہیں جانے دیں گے جب تک کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا نہ کریں۔“ انہوں نے کہا کہ رام لیلا میدان میں بڑا اجتماع نوجوانوں، کسانوں اور کارکنوں کی آواز کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے ”ووٹ چوری“ کرنے والوں کو ایک مضبوط پیغام بھیجا ہے کہ وہ لڑیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔ راہول گاندھی نے جمہوریت کو بچانے کے لیے اجتماع کو طاقت کا اجتماعی مظاہرہ قرار دیتے ہوئے کہا، ”جو لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں وہ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ آپ کوئی بھی ہو یا آپ کتنے ہی طاقتور اور دولت مند کیوں نہ ہوں، آپ آئین سے بڑے نہیں ہیں۔ آئین سب سے بڑا ہے۔“ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف نے کہا کہ سی ای سی گیانیش کمار، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ ”ووٹ چوری“ کے اپنے اجتماعی گناہ اور ان کے آنے والے نتائج کی وجہ سے نیند کی راتوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ راہول گاندھی نے کہا، ”وزیر اعظم، وزیر داخلہ امیت شاہ اور سی ای سی گیانیش کمار نے قوم کی روح، جمہوریت اور آئین پر حملہ کیا ہے لیکن ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔“ راہول گاندھی نے کہا کہ شہری نفرت، تشدد کی قوم یا چند امیر لوگوں کے زیر کنٹرول ملک نہیں چاہتے۔

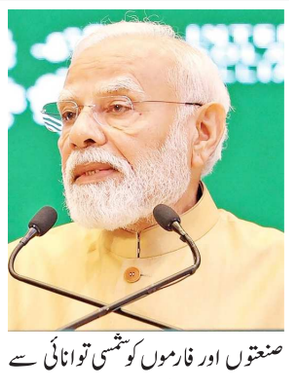
ریونتھ نے ٹریفک سے پاک حیدرآباد کا مطالبہ کیا



حیدرآباد، 2 نومبر (جی این ایس) چیف منسٹر مسٹر اے ریونت ریڈی نے عہدیداروں کو حیدرآباد کو ایک صاف ستھرا اور ٹریفک سے پاک شہر میں تبدیل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شہر میں کہیں بھی کوڑا کرکٹ نظر نہیں آنا چاہیے اور کچرا اٹھانے کے عمل کی مسلسل نگرانی پر زور دیا۔ چیف منسٹر نے اپنی جوبلی ہلز رہائش گاہ پر میونسپل عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے انہیں ہدایت کی کہ شہر بھر میں روزانہ گھر گھر کچرا اٹھانے کو یقینی بنایا جائے اور کہا کہ غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کنسٹرکشن اینڈ ڈیمالیشن (سی اینڈ ڈی) ویسٹ کو ہٹانے کے لیے خصوصی انتظامات کرنے کی تجویز دی۔ مزید برآں، انہوں نے عہدیداروں کو مشورہ دیا کہ وہ میونسپل کے دائرہ اختیار میں آنے والے مختلف صنعتی علاقوں میں کچرے کو جمع کرنے کے انتظام کے لیے انڈسٹریل لوکل اتھارٹی کے ساتھ تال میل کریں۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ گرین ٹینکرز کے موثر استعمال کے بارے میں بیداری پیدا کریں جو کہ تعمیراتی سرگرمیوں، پارک کی دیکھ بھال، زمین کی تزئین اور باغبانی جیسے مقاصد کے لیے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (STPs) سے صاف شدہ پانی کی فراہمی کے لیے شروع کی گئی ایک پہل ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ، فی الحال، پینے کے قابل پانی کو تعمیر، سبزہ زار کی دیکھ بھال، اور پارک کی ترقی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان ضروریات کے لیے STPs سے ٹریٹ شدہ پانی پر سوئچ کر کے، شہر کے پینے کے پانی کے وسائل کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ واٹر بورڈ نے پہلے مرحلے میں 19 سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (STPs) سے حاصل کیے گئے 28 گرین واٹر※ (ٹریٹڈ ویسٹ واٹر) ٹینکرز کے ذریعے خدمات متعارف کروائیں۔ یہ تجویز کیا گیا کہ اس سبز پانی کی فراہمی کو مزید وسعت دی جائے تاکہ جی ایچ ایم سی، سی ایم سی، اور ایم ایم سی کے تحت آنے والے علاقوں کا احاطہ کیا جائے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ شہر میں ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے اور اسے ٹریفک سے پاک شہر میں تبدیل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ انہوں نے انہیں ہدایت کی کہ جہاں کہیں سگنل فری ٹریفک نظام قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں انڈر پاسز اور ایلیویٹڈ کوریڈورز کی تعمیر کے منصوبے تیار کریں۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنانے پر زور دیا کہ گاڑیوں کی نقل و حرکت بلا تعطل رہے، جس سے ممکن حد تک سگنل پوائنٹس پر ٹریفک کی بھیڑ کو روکا جائے۔

ہندوستان نے 500 گیگاواٹ قابل تجدید صلاحیت کو ہدف بنایا

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) ہندوستان بھر میں 44,000 سے زیادہ سرکاری عمارتوں کو شمسی توانائی سے منسلک کیا گیا ہے، جس سے تقریباً 700 کروڑ روپے کی سالانہ بچت ہوئی ہے، وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو قابل تجدید توانائی میں ملک کی ترقی اور صاف توانائی کے ذریعے توانائی کی حفاظت کو مضبوط کرنے کے اپنے عزم کو اجاگر کرتے ہوئے کہا۔ ہاں بھارت منڈپم میں بھارت قابل تجدید توانائی کی چوٹی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت نے گزشتہ 12 سالوں میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں نمایاں پیش رفت کی ہے، صنعتوں کو جوڑ کر، شمسی توانائی سے کھیتوں اور گھرانوں میں۔ گزشتہ 12 سالوں میں، ہم نے



صنعتوں اور فارموں کو شمسی توانائی سے جوڑنے کے لیے کام کیا ہے۔ اب ہندوستان بھر میں 44,000 سے زیادہ سرکاری عمارتیں شمسی توانائی سے منسلک ہیں، جس سے تقریباً 700 کروڑ روپے کی سالانہ بچت ہوتی ہے،“ انہوں نے کہا، لک بھر کے کسان بھی PM-KUSUM اسکیم سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس اقدام کے ذریعے اب تک 30 لاکھ سے زیادہ کسانوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے۔ آبپاشی کی سہولیات کے اندازے بتاتے ہیں کہ ہر کسان سولر پمپ کا استعمال کر کے تقریباً 1 لاکھ روپے سالانہ بچا سکتا ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ حکومت کا مقصد ملک کے صاف توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو مزید وسعت دینے کے لیے ہر سرکاری عمارت، اسکول، کالج، اسپتال اور اسٹریٹ لائٹنگ سسٹم کو شمسی توانائی کے تحت لانا ہے۔ وزیر اعظم نے فروری 2024 میں شروع کی گئی وزیر اعظم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کے تحت ہونے والی پیشرفت پر بھی روشنی ڈالی جس کا ہدف ایک کروڑ گھرانوں میں چھتوں پر سولر پینل لگانے کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 24-25 مہینوں میں 65 لاکھ سے زیادہ گھرانے اس پہل میں شامل ہوئے ہیں۔ الٰہی آب و ہوا کے اہداف کے تئیں ہندوستان کی وابستگی پر زور دیتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ ملک نے پیرس معاہدے کے تحت طے شدہ شیڈول سے پانچ سال پہلے، 2025 میں غیر جیواشم ایندھن کے ذرائع سے اپنی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت کا 50 فیصد پورا کرنے کا ہدف حاصل کر لیا ہے۔ پیرس معاہدے کے تحت، ہندوستان نے بھی اپنی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت کا 50 فیصد غیر جیواشم ایندھن کے ذرائع سے پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہم نے یہ ہدف مقررہ وقت سے پانچ سال پہلے 2025 میں حاصل کیا تھا۔ آج، ہندوستان کی نصب شدہ بجلی کی 50 فیصد سے زیادہ صلاحیت غیر جیواشم ایندھن کے ذرائع سے آتی ہے،“ وزیر اعظم نے کہا۔

کانگریس نے جے پی سی تحقیقات کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا کے سابق رکن شکتی سنگھ گوہل نے پیر کے روز کینیڈا کے فیئر فیکس فنانشل ہولڈنگز کو IDBI بینک کی مجوزہ فروخت میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں اور شفافیت کے فقدان کو جھنجھوڑ دیا، اور پارلیمنٹ کی کمیٹی کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے گوہل نے الزام لگایا کہ بینک کو اپنے ہی پیسوں سے خریدا جا رہا ہے۔ فیئر فیکس کے چیئرمین پریم واٹسا اور صدر پیٹر کلارک کے ساتھ ایک تجزیہ کار کی گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے اشارہ دیا تھا کہ ادائیگی قسطوں میں کی جائے گی، کمپنی ابتدائی طور پر کچھ فنڈز فراہم کرے گی اور بعد میں باقی رقم کے لیے بینک کے اپنے وسائل استعمال کرے گی۔ گوہل نے کہا کہ حکومت ایک منافع بخش پبلک سیکٹر بینک کو اس کی ویلیویشن پر نظر ثانی کرنے کے بعد ایک غیر ملکی کمپنی کو فروخت کر رہی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ حصص کی ابتدائی قیمت 42.94 روپے تھی لیکن بعد میں صرف دو ممکنہ خریداروں کی بولیاں کھولنے کے بعد اسے 75 روپے کر دیا گیا۔

نئے ہوائی جہاز قوانین یکم جنوری سے نافذ

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) حکومت نے نئے ہوائی جہاز کے قوانین کو مطلع کیا ہے جس کے تحت ایئر لائنز، ٹکٹوں کی بکنگ کے وقت، مسافروں کو کینسلیشن فیس سمیت مختلف چارجز کا تفصیلی بریک اپ فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارتیہ ویویان نیام، 2026 کے تحت، 31 اکتوبر کو مطلع کیا گیا، شہری ہوابازی کی وزارت بھی کسی غیر معمولی صورتحال“ کی صورت میں ہوائی کرایوں کے حوالے سے مداخلت کر سکتی ہے۔ تاہم، اس بارے میں تفصیلات کا ذکر نہیں کیا گیا کہ غیر معمولی صورت حال“ کیا ہو سکتی ہے۔ یہ قواعد بھارتیہ ویویان ودھیک، 2024 کے تحت بنائے گئے ہیں، جس نے 90 سال پرانے ایئر کرافٹ ایکٹ، 1934 کی جگہ لے لی ہے۔ قوانین کے تازہ ترین سیٹ کے مطابق، ایک ایئر لائن کو بکنگ ویب سائٹ اور بک کیے گئے ٹکٹ پر ہوائی جہاز کے کرایے اور متعلقہ چارجز کا تفصیلی بریک اپ دکھانا چاہیے۔ تفصیلات میں کل رقم، کرایہ، ٹیکس، فیس، منسوخی کے معاوضے، رقم کی واپسی کی شرائط یا دیگر چارجز، اگر کوئی ہو، الگ سے“ شامل ہونا چاہیے۔

ہندوستانی کیئر ورکرز پر اثر انداز ہونے کے لیے سیٹلمنٹ رولز کا برطانیہ کا جائزہ،

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) ہوم سکریٹری شبانہ محمود نے پیر کے روز اوورسیز کیئر ورکرز کو یوکے میں سیٹلمنٹ کے لیے انتظار کرنے کے وقت کو تین گنا کرنے کے سخت سابقہ موقف پر پیچھے ہٹ گئے، یہ اقدام کئی ہندوستانیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہے جنہوں نے ہیلتھ اینڈ سوشل کیئر ویزا کا راستہ استعمال کیا۔ ایک سال طویل عوامی مشاورت کے اختتام کے بعد، محمود نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ وہ نگہداشت کرنے والے کارکنوں کے لئے پانچ سالہ تصفیہ کی اجازت دینے کے ”منصفانہ معاہدے“ پر پہنچی ہیں جنہوں نے کوویڈ وبائی امراض کے بعد ملک کی کال کا جواب دیا۔ اس سال ہوم آفس کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستانی صحت اور سماجی نگہداشت کے زمرے کے تحت کام کرنے والوں کی تعداد میں سب سے آگے ہیں جنہیں دسمبر 2025 کو ختم ہونے والے سال میں 555,104 ویزا کی توسیع دی گئی تھی۔ ان میں سے زیادہ تر اب پانچ سالوں کی اصل مقررہ مدت کے اندر اپنی غیر معینہ مدت کے لیے چھٹی (ILR) کے اہل ہوں گے۔ برطانوی وزیر اعظم اینڈی برنہم نے ایک بیان میں کہا کہ ”لوگ ایک ایسا امیگریشن سسٹم دیکھنا چاہتے ہیں جو کنٹرول، شراکت پر مبنی ہو اور جو قواعد کے مطابق کھیلنے والوں کو انعام دیتا ہے۔“ یہ تجاویز اس اصول پر مبنی ہیں اور ہمارے ملک میں بیرون ملک مقیم کارکنوں کی طرف سے دیے گئے تعاون کو تسلیم کرتی ہیں۔ بریگزٹ کے بعد، پچھلی حکومت نے تعداد میں بے مثال اضافے کے ساتھ امیگریشن پر کنٹرول کھو دیا۔ یہ ہوم سکریٹری اس مسئلے کو گرفت میں لے رہی ہے، اور اسے ایسا کرنے میں میری مکمل حمایت حاصل ہے۔ برنہم نے اس بات کا اعادہ کیا کہ یہ ”صرف منصفانہ“ ہے کہ ملک میں سب سے قیمتی شراکت کرنے والے تارکین وطن کو پہلے آباد ہونے کا موقع دیا جائے۔ دوسرے کرداروں میں رہنے والوں کو زیادہ انتظار کرنے کی توقع رکھنی چاہیے جب کہ جو لوگ نظام کا غلط استعمال کرتے ہیں یا غیر قانونی طور پر آتے ہیں، ان سے انکار کر دیا جائے گا“ یا اس نے نگہداشت کے کارکنوں کو مزید انتظار کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ برطانیہ میں جب یہ شعبہ کوویڈ 19 وبائی امراض سے دوچار تھا، وہ لوگ جنہوں نے اپنے ویزے کی شرائط پوری کیں اور کم از کم 25,000 پوائنٹ کمائے وہ پانچ سال کے بعد آباد ہو سکیں گے، ہوم آفس نے جنوبی ایشیائی ثقافتی ورثہ کی وزیر محمود کی تصدیق کی ہے، جس کے والدین کشمیر سے برطانیہ ہجرت کر گئے تھے، انہوں نے اپنے خاندان کے تجربے کی تفصیلات کا حوالہ دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ نگہداشت کارکن ویزہ کے راستے کے ساتھ بدسلوکی کی گئی ہے، جو کہ موجود نہیں ہیں، وہ لوگ جو پانچ سالہ سیٹلمنٹ کے لیے اہل نہیں ہیں، ان کو صرف پانچ سال کے لیے اپلائی کرنے کا دوسرا موقع دیا جائے گا۔ مکمل ہو گیا، ہوم آفس نے کہا ہے کہ صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم میں کام کرنے والے کارکنوں پر اسی طرح کا طریقہ کار لاگو ہو گا جو اسی مدت کے دوران آئے تھے،“ یہ ملک پیش کر سکتا ہے۔ اب تک یہ تقریباً خود بخود دیا جاتا رہا ہے، محمود نے اراکین پارلیمنٹ کو بتایا۔ ”آج سے، اسے کمایا جانا چاہیے۔ جو لوگ سب سے زیادہ تعاون کرتے ہیں وہ سب سے تیزی سے آباد ہوں گے۔ جو لوگ قواعد کے مطابق نہیں کھیلتے ہیں انہیں انکار کر دیا جائے گا یا زیادہ انتظار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا،“ یہ پالیسی ایک ہجرت کا نظام بناتی ہے جو منصفانہ ہے: ان لوگوں کے لیے منصفانہ جو یہاں آتے ہیں اور اپنا کردار ادا کرتے ہیں، اور یہاں پہلے سے موجود برطانوی شہریوں کے لیے منصفانہ۔“

تبادلوں کے خلاف دہلی پولیس کے افسران کا احتجاج



نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) دہلی پولیس کے اہلکار پولیس ہیڈکوارٹر کے باہر جمع ہو کر اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس منسوی واشستھا اور شاہدرہ سٹیشن ہاؤس آفیسر انسپکٹر ارون کمار کے تبادلوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ یہ تبادلے 23 اکتوبر کو شاہدرہ پولیس اسٹیشن میں جھگڑے کے بعد ہوئے، جس میں مبینہ طور پر ایک وکیل کے سر میں چوٹ آئی۔ مظاہرین نے تبادلے کیے گئے افسران کی بحالی کا مطالبہ کیا اور پولیس کمشنر سے ملاقات کا مطالبہ کیا۔ دہلی پولیس ہیڈکوارٹر کے گیٹ نمبر 1 کے باہر جمع ہونے والے تقریباً 80 اہلکاروں کے مطابق، سینئر افسران کی جانب سے اپنی شکایات کو منتشر کرنے یا اندر منتقل کرنے کی درخواستوں سے انکار کر دیا۔ ڈی سی پی (نئی دہلی) سچن شرما نے اے سی پی واشستھا اور جمع اہلکاروں کو نظم و ضبط برقرار رکھنے اور احتجاج جیسا رویہ اختیار نہ کرنے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کی، لیکن گروپ نے کمشنر کے ساتھ براہ راست بات چیت پر اصرار کیا۔ جیسا کہ تقریباً 100 پولیس اہلکاروں نے اطلاع دی ہے، جن میں خواتین افسران بھی شامل ہیں، نے پلے کارڈز اور پوسٹرز اٹھائے ہوئے مظاہرے میں حصہ لیا۔ یہ احتجاج 28 اکتوبر کو جاری کردہ تبادلے کے احکامات کے بعد شروع ہوا تھا، جو شاہدرہ واقعے کے بعد ضلعی عدالت کے وکلاء کے مطالبات کے جواب میں تھے۔ وکلاء نے ملوث افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا، جس کے نتیجے میں غیر معینہ مدت کی ہڑتال کی گئی جو کہ تبادلوں کے اعلان کے بعد ہی ختم کر دی گئی۔ دہلی پولیس کے واٹس ایپ گروپس میں گردش کرنے والے پیغامات میں اہلکاروں پر زور دیا گیا کہ وہ ٹرانسفر کیے گئے افسران کی حمایت میں جمع ہوں اور کوریج کے انکشاف کے بعد ان کی پوسٹنگ بحال کرنے کی کوشش کریں۔ ضلعی ڈی سی پیز اور یونٹ کے سربراہوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے عملے کو احتجاج میں شامل ہونے سے روکیں، لیکن یہ مظاہرہ ہیڈکوارٹر کے باہر منصوبہ بندی کے مطابق آگے بڑھا۔ سینئر افسران، بشمول ڈی سی پی سچن شرما، مظاہرین کے ساتھ مصروف تھے، ان پر زور دیا کہ وہ عوامی مظاہرے کے بجائے سرکاری چینلز کے ذریعے اپنے خدشات کو دور کریں۔ تاہم، اہلکار پولیس کمشنر کے ساتھ رابطہ سبھا (انٹرایکٹو سیشن) کے اپنے مطالبے پر قائم رہے جیسا کہ رپورٹنگ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ احتجاج 2019 میں ایک سابقہ واقعہ کے بعد ہوا، جب 2,000 سے زیادہ پولیس اہلکار اور ان کے اہل خانہ وکلاء کی جانب سے پولیس اہلکاروں پر حملوں کے بعد ہیڈکوارٹر کے باہر جمع ہوئے، جس میں تیس ہزاری کورٹ میں پارکنگ کے تنازع سے منسلک ایک کیس بھی شامل ہے۔

حکومت بائیو فارما اسٹارٹ اپس کے لیے ایک بوسٹر شاٹ پر کام کر رہی ہے

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) ہندوستان کی بایو اکانومی 2014 میں تقریباً 10 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2025 میں 195 بلین ڈالر سے زیادہ ہو گئی ہے، جو گزشتہ دہائی کے دوران بڑے پیمانے پر ترقی کی رفتار کو ظاہر کرتی ہے۔ انڈیا بائیو اکانومی رپورٹ (IBER 2026) کے مطابق، اس شعبے نے صرف پچھلے سال میں تقریباً 17-18 فیصد کی سالانہ نمو ریکارڈ کی ہے، جو تقریباً $165 بلین سے بڑھ کر $195 بلین تک پہنچ گئی ہے، جس نے انڈیا کے ایک بڑے عالمی بائیوٹیکنالوجی کے مرکز کے طور پر ابھرنے کی نشان دہی کی ہے۔ ہندوستان 2030 تک $300 بلین کی بایو اکانومی کے اپنے ہدف کی طرف مستقل طور پر آگے بڑھ رہا ہے، جسے سائنسدانوں، کاروباری افراد اور تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے پیر کو ہندوستان کے بائیو فارما اور بائیوٹکنالوجی اسٹارٹ اپس کے ساتھ اہم چیلنجوں اور اس شعبے میں ترقی کے نئے مواقع کو کھولنے کے طریقوں پر بات چیت کی۔ وزیر نے اشارہ کیا کہ حکومت ریگولیٹری عمل کو آسان بنانے، فنڈنگ تک رسائی کو بہتر بنانے، پیٹنٹ کی منظوریوں کو تیز کرنے، اور اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے کے لیے مقامی خریداری اور تحقیق کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے مربوط کارروائی کی ضرورت کو دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا، حکومت، صنعت اور تحقیقی اداروں کے درمیان مضبوط تعاون سے اختراعی سٹارٹ اپس کے پیمانے میں مدد ملے گی اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی بایو اکانومی میں مدد ملے گی۔“ ہندوستان کی بایو اکانومی 2014 میں تقریباً 10 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2025 میں 195 بلین ڈالر سے زیادہ ہو گئی ہے، جو گزشتہ دہائی کے دوران بڑے پیمانے پر ترقی کی رفتار کو ظاہر کرتی ہے۔ انڈیا بائیو اکانومی رپورٹ (IBER 2026) کے مطابق، اس شعبے نے صرف پچھلے سال میں تقریباً 17-18 فیصد کی سالانہ نمو ریکارڈ کی ہے، جو تقریباً $165 بلین سے بڑھ کر $195 بلین تک پہنچ گئی ہے، جس نے انڈیا کے ایک بڑے عالمی بائیوٹیکنالوجی کے مرکز کے طور پر ابھرنے کی نشان دہی کی ہے۔ ہندوستان 2030 تک $300 بلین کی بایو اکانومی کے اپنے ہدف کی طرف مستقل طور پر آگے بڑھ رہا ہے، جسے سائنسدانوں، کاروباری افراد اور اسٹارٹ اپس کی مضبوط بنیاد کی حمایت حاصل ہے۔ آئی بی ای آر 2026 کی رپورٹ نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ ہندوستان کی بایو اکانومی قومی جی ڈی پی میں تقریباً 8.4 فیصد کا حصہ ڈالتی ہے، جس کی مضبوط سی اے جی آر تقریباً 18 فیصد ہے۔ 2020 سے اب تک اس شعبے کا حجم دوگنا ہو گیا ہے اور اسے ملک بھر میں 11,800 سے زیادہ بائیوٹیک اسٹارٹ اپس کی حمایت حاصل ہے۔ مرکز کی BioE3 پالیسی (بائیو ٹیکنالوجی برائے معیشت، ماحولیات، اور روزگار) بائیو بیسڈ صنعتوں اور پائیدار بائیو مینوفیکچرنگ کو مضبوط بنانے کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔ اس پالیسی کا مقصد صحت سے متعلق بائیو تھراپیٹکس، سمارٹ پروٹینز، آب و ہوا کے لیے لچکدار زراعت، بائیو بیسڈ کیمیکلز، اور کاربن کیپچر ٹیکنالوجیز جیسے شعبوں میں جدت کو فروغ دینا ہے۔ گوئل نے مزید کہا کہ BIRAC مشترکہ بنیادی ڈھانچے جیسے بائیو فاؤنڈریز، بائیو-اے آئی حبس اور جدید بائیو مینوفیکچرنگ پلیٹ فارم کی تعمیر کے ذریعے اس تبدیلی کو سہولت فراہم کر رہا ہے۔ حکومت نے 1 لاکھ کروڑ روپے کی لاگت کے ساتھ ایک ریسرچ، ڈیولپمنٹ، اور انوویشن (RDI) فنڈ بھی قائم کیا ہے، جس کے تحت BIRAC کو بائیو ٹیکنالوجی کے منصوبوں کی حمایت میں کلیدی کردار سونپا گیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد ہندوستان کے گہرے ٹیک ماحولیاتی نظام کو مضبوط بناتے ہوئے اسکیل اپ اور ٹکنالوجی کے ترجمے کے لیے تیار پروجیکٹوں میں طویل مدتی سرمایہ کاری کو منتقل کرنا ہے۔

روزنامہ فلک نما نیوز حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

اداریہ

خواتین وکلاء کے لیے جگہ

کہ سپریم کورٹ کو ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو خواتین وکلاء کے لیے خواتین کے بار روم اور واش روم بنانے کی ہدایت دینا پڑی ہے، یہ ان اداروں پر افسوسناک تبصرہ ہے جو شہریوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے موجود ہیں۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے بجا طور پر اس معاملے کو سہولت کے طور پر دیکھنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ خواتین وکلاء جہاں بھی پریکٹس کریں، ان کی تعداد سے قطع نظر، انہیں سہولیات فراہم کی جانی چاہئیں۔ عدالت کی زبان غیر واضح تھی۔ تمام ضروری سہولیات کے ساتھ ایک خصوصی خواتین کا بار روم ایک ”مینڈیٹ“ ہے، اور جو بھی فنڈز یا زمین درکار ہو اسے ملنا چاہیے۔ اس سے بجٹ کی رکاوٹ، جگہ کی کمی یا کم تعداد کے عام بیوروکریٹک بہانوں کے لیے بہت کم گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ یہ خامی اور بھی زیادہ واضح ہے کیونکہ قانونی برادری اپنے آپ کو وقار، مساوات اور انصاف کا محافظ ہونے پر فخر کرتی ہے۔ عدالتیں کام کی جگہ کی حفاظت، صنفی انصاف اور باوقار وجود کے حق کے بارے میں معمول کے مطابق فیصلہ کرتی ہیں۔ اس کے باوجود بہت سی ضلعی اور تعلقہ عدالتوں میں، خواتین وکلاء کے پاس اب بھی آرام کرنے، تبدیل کرنے، یا ذاتی ضروریات میں شرکت کرنے کی جگہ نہیں ہے۔ خواتین کی حفظان صحت اور رازداری سے لے کر حفاظت تک خاص تقاضے ہوتے ہیں اور انہیں نظر انداز کرنا خاموشی سے اخراج کے مترادف ہے۔ ایک ایسا پیشہ جو اس کی خواتین ممبران کو نیادی سہولیات کے بغیر طویل عرصے تک برداشت کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ جامع ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نتائج حقیقی ہیں۔ ناقص انفراسٹرکچر نوجوان خواتین کو پیشے میں آنے سے روکتا ہے اور کچھ کو چند سالوں کی جدوجہد کے بعد باہر دھکیل دیتا ہے۔ ہندوستان نے خواتین کو لاء اسکولوں اور بار میں لانے میں پیشرفت کی ہے، لیکن اگر کام کے حالات مخالف ہوں تو داخلے کی سطح پر تعداد بہت کم ہے۔ رسائی اور طویل مدتی پائیداری، خواتین کے وکیلوں کے ایک گروپ کے ذریعہ پٹیشن میں اٹھائے گئے بہت ہی خدشات، اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ آیا خواتین کیریئر بنا سکتی ہیں اور بنچ تک پہنچ سکتی ہیں۔ ذمہ داری پوری طرح سے ریاستی اور UT حکومتوں پر ہے۔ ماتحت عدلیہ کے لیے بنیادی ڈھانچہ مقامی حکومتوں کے ذریعے مالی اعانت اور دیکھ بھال کی جاتی ہے، اور انہیں ہی اب رقم مختص کرنا، زمین کی شناخت اور بروقت تعمیر کو یقینی بنانا ہوگا۔ ہائی کورٹس کا بھی ایک نگران فرض ہے اور انہیں قانونی چارہ جوئی کے دوسرے دور کا انتظار کرنے کے بجائے تعمیل کی نگرانی کرنی چاہیے۔ یکساں طور پر، بار ایسوسی ایشنز کو بھی کردار ادا کرنا ہے۔ موجودہ کمروں کو برقرار رکھنا ضروری ہے، اور خواتین ممبران سے مشورہ کیا جاتا ہے کہ انہیں ٹوکن انتظامات کے حوالے کرنے کی بجائے ان کی ضرورت ہے۔ کسی کو امید ہے کہ ریاستیں کارروائی سے جواب دیں گی، حلف ناموں سے نہیں۔ بنیادی حقوق کے لیے کبھی بھی عدالتی حکم کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیے تھی، لیکن اب جب کہ ایک حکم جاری کیا گیا ہے، اسے ہر جگہ، اور بغیر کسی تاخیر کے نافذ کیا جانا چاہیے۔ یہ مسئلہ عدالتی کام کی جگہوں کو خواتین کی ضروریات کے لیے زیادہ قابل رسائی اور ذمہ دار بنانے کی وسیع ضرورت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ وقف شدہ بار رومز اور واش رومز کے علاوہ، کورٹ کمپلیکس میں مناسب روشنی، پینے کا پانی، بیٹھنے کے انتظامات، مناسب دیکھ بھال اور محفوظ رسائی فراہم کرنا ضروری ہے۔ اس طرح کی سہولیات کو نئی عدالتی عمارتوں کی منصوبہ بندی میں شامل کیا جانا چاہیے نہ کہ تعمیر کے بعد اضافی ضروریات کے طور پر۔ ان بنیادی سہولیات کو یقینی بنانا ایک ایسا ماحول بنانے کے لیے ضروری ہے جہاں خواتین وکلاء اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو وقار کے ساتھ ادا کر سکیں۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کو قانونی پیشے میں خواتین کی وسیع تر نمائندگی کا جائزہ لینے کا موقع بھی ملنا چاہیے۔ جبکہ زیادہ خواتین لاء اسکولوں میں داخل ہو رہی ہیں اور بار میں شامل ہو رہی ہیں، سینئر عہدوں اور قائدانہ کرداروں پر ان کی موجودگی ایک اہم تشویش ہے۔ معاون کام کی جگہ کا بنیادی ڈھانچہ، منصفانہ پیشہ ورانہ مواقع اور ادارہ جاتی پشت پناہی خواتین کو اپنے کیریئر کو برقرار رکھنے اور اعلیٰ عدالتی ذمہ داریوں کی طرف پیشرفت میں مدد کے لیے ضروری ہے۔ ان اقدامات کے بغیر انصاف کی فراہمی کے نظام میں صنفی مساوات کا ہدف نامکمل رہے گا۔ اگلا چیلنج عدالت کے مشاہدات کو زمین پر قابل پیمائش کارروائی میں ترجمہ کرنا ہے۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو عمل درآمد کی واضح ٹائم لائن قائم کرنی چاہیے، ذمہ دار اہلکاروں کی شناخت کرنی چاہیے اور عدالتی سہولیات کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرنا چاہیے۔ ہائی کورٹس تعمیل کی رپورٹیں طلب کر کے اور ضلع اور تعلقہ کی سطح پر تاخیر کو دور کرکے اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس ہدایت کی تاثیر کا اندازہ بالآخر سرکاری یقین دہانیوں سے نہیں بلکہ اس بات سے لگایا جائے گا کہ آیا ہر خاتون وکیل، اس کے بار کے مقام یا سائز سے قطع نظر، اسے محفوظ، حفظان صحت اور باوقار سہولیات تک رسائی حاصل ہے۔ اس ضمن میں ضروری ہے کہ عدالتی انتظامیہ خواتین وکلاء کی شکایات اور تجاویز کو ترجیحی بنیادوں پر سنے اور ان کے حل کے لیے مؤثر نظام قائم کرے۔ ہر عدالتی احاطے میں خواتین وکلاء کی نمائندگی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے، جو سہولیات کی دستیابی اور معیار کا باقاعدگی سے جائزہ لے۔ اس سے نہ صرف مسائل کی بروقت نشاندہی ممکن ہوگی بلکہ خواتین وکلاء کو فیصلہ سازی کے عمل میں بھی مناسب نمائندگی ملے گی۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا صرف بنیادی سہولیات کی فراہمی تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ پیشہ ورانہ تحفظ، مساوی مواقع اور ہراسانی سے پاک ماحول کو بھی یقینی بنانا ضروری ہے۔ بار کونسلز اور بار ایسوسی ایشنز کو چاہیے کہ وہ خواتین وکلاء کے مسائل کے حل کے لیے فعال کردار ادا کریں اور متعلقہ حکام کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھیں۔ بالآخر عدالتی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے احکامات پر عمل درآمد کے ساتھ اپنی عمارتوں اور انتظامی نظام کو بھی مساوات کے اصولوں کے مطابق ڈھالیں۔ خواتین وکلاء کو باوقار اور محفوظ ماحول فراہم کرنا انصاف کے نظام پر ان کے اعتماد کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ قانونی پیشے میں خواتین کی مؤثر شمولیت اور ترقی کی راہ بھی ہموار کرے گا۔

جنرل زیڈ' حکومت کی تبدیلی کا افسانہ

KB جنڈیال

بعض اوقات، ایک آمرانہ خاندان کا سربراہ اختلاف کو دور کرنے اور اتحاد اور ہم آہنگی کی حفاظت کے لیے جھک جاتا ہے۔ اگرچہ خاندان اس سمجھوتہ کو دانشمندانہ سمجھتا ہے، لیکن پڑوسی اسے والدین کے اختیار کی کمزوری اور خاندانی تقسیم کے آغاز کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ تصورات سے قطع نظر، فوری بحران ٹل جاتا ہے۔ ایک قوم مختلف نہیں ہوتی ہے۔ ایک بڑا خاندان جہاں ریاستی اختیار کبھی کبھار جھک جاتا ہے اس سے پہلے کہ رگڑ ہاتھ سے نکل جائے۔ حال ہی میں ہندوستان میں ایسا ہی ہوا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی غیر معروف کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے سامنے جھک گئے۔ ایک کی قیادت میں، ابھیجیت ڈپکے، سابق AAP کمیونیکیشن سٹریٹیجسٹ، Gen Z تحریک کہیں سے ابھری۔ اس کے طنزیہ نقوش کے باوجود، تحریک نے 36 دنوں کے اندر شاندار کامیابی حاصل کی - ایک تیز فتح جس نے انا ہزارے کی بدعنوانی کے خلاف تاریخی ہندوستان کی تحریک کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ رعایت مودی حکومت کے پچھلے بڑے چڑھائی: تین فارم قوانین کی منسوخی کے بالکل برعکس ہے۔ اس رول بیک کے لیے دہلی کی سرحدوں پر پنجاب، ہریانہ اور اتر پردیش کے کسانوں کے 420 دن کے سخت دھرنے کی ضرورت تھی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس طویل جدوجہد نے انتہائی موسم، دائمی بیماریوں، حادثات اور خودکشیوں کی وجہ سے تقریباً 700 جانیں ضائع کیں۔ یہ کہ ایک طنزیہ طلبہ تحریک نے اتنی جلدی پسپائی پر مجبور ہونا سیاسی منظر نامے میں ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگر مودی نے گزشتہ جولائی میں فلیش پوائنٹ کو ناکارہ نہ بنایا ہوتا تو کیا یہ بدامنی ”حکومت کی تبدیلی“ کا سبب بن سکتی تھی جیسا کہ پڑوسی ممالک بنگلہ دیش اور نیپال میں دیکھا گیا؟ ایک سنگین بحران کے باوجود، مکمل خاتمے کا کبھی بھی زیادہ امکان نہیں تھا۔ سیاسی سائنس دان اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہندوستان کی جمہوری، آزاد عدلیہ اور ادارہ جاتی ڈھانچہ سڑکوں پر انتشار پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے حکومت کی تبدیلی کا امکان بہت کم ہے۔

بنگلہ دیش اور نیپال میں، انتہائی مرکزی طاقت کے ڈھانچے اور ایک کمزور اپوزیشن نے اختلاف رائے کے لیے سڑکوں کو چھوڑ دیا۔ فوجوں نے تاریخی طور پر قدم رکھا، بے قابو ہجوم پر گولی چلانے سے انکار کر دیا اور اس کے بجائے حکمرانوں کو باہر نکلنے اور ہندوستان میں پناہ لینے پر مجبور کیا۔ مزید برآں، ڈھاکہ یا کھٹمنڈو جیسے مرکزی دارالحکومتوں کا گلا گھونٹنا پورے ریاستی آلات کو منجمد کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس، ہندوستان کے پاس مضبوط ادارہ جاتی بفرز ہیں: ایک آزاد عدلیہ، ایک فعال اپوزیشن اتحاد، باقاعدہ ریاستی انتخابات، اور ایک سخت غیر سیاسی فوج۔ ہندوستان کی وسعت، تنوع اور جغرافیائی طور پر بکھری ہوئی آبادی کا مطلب ہے کہ نئی دہلی میں احتجاج پوری قوم کو مفلوج نہیں کر سکتا۔ تاریخ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ حکومت کی تبدیلی خصوصی طور پر بیلٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔ تاہم، پی ایم مودی کو سیاسی دانشمندی کو پہلے ہی بڑھنے سے روکنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے تھا۔ انارکی کچھ بھی حل نہیں کرتی۔ Gen Z حملے کا اگنیشن پوائنٹ 3 مئی کو NEET-UG 2026 کے امتحان کے دوران پیپر لیک ہونے پر طلباء کا وسیع غصہ تھا، جسے معتبر اطلاعات کے بعد 12 مئی کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) نے ملک بھر میں ایک بے مثال دوبارہ ٹیسٹ کا حکم دیا۔ پیپر لیک ہونے سے پہلے بھی عوامی امتحانات متاثر ہو چکے ہیں، لیکن ”جنرل زیڈ“ کے بینر تلے جدید مشتعل افراد نے حکومت کی ناقابل تسخیر آغوش کو چیلنج کیا، جس سے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو 36 دنوں کے اندر استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ اگرچہ شدید مرحلہ ایک سمجھوتے کے بعد ختم ہو گیا، لیکن بنیادی مسائل حل طلب ہیں۔

جیت سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، CJP نے 5 ستمبر کو انڈیا گیٹ سے جنتر منتر تک مارچ کی کال دی تھی، جسے بعد میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد منسوخ کر دیا گیا۔ NTA کی بدکرداری کے پیش نظر عوامی غصہ قابل فہم تھا۔ 2026 کے بحران کے ساتھ ساتھ 2024 NEET تنازعات کا جائزہ لینا ریاستی ردعمل میں تبدیلی کو نمایاں کرتا ہے۔ جبکہ ماضی کے سکینڈلز میں سپریم کورٹ کی طویل مداخلتیں شامل تھیں، 2026 کے بحران نے فوری طور پر منسوخی کا باعث بنا۔ مزید برآں، 2024 سکینڈل ہزاری باغ میں ایک مقامی چوری تھی، جبکہ 2026 کے لیک میں فوری طور پر بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل سرکولیشن شامل تھا۔ تفتیش کاروں نے 140 امتحانی سوالات سے مماثل ڈیجیٹل ”گیس پیپر“ دریافت کیا۔ اس ڈیجیٹل چھوٹ کا سامنا کرتے ہوئے، مودی سرکار نے خود کو بیک فٹ پر پایا اور ایک طویل تعطل سے بچنے کے لیے CJP کے بنیادی احکامات کے سامنے جھک گئی - خاص طور پر جب راہول گاندھی نے متوازی محاذ کھولا۔ نوجوانوں کی یہ سرگرمی تیزی سے دہلی سے باہر پھیل گئی۔ بعد میں، جھارکھنڈ، پنجاب، اور بہار میں مبینہ کاغذی گھوٹالوں کے حوالے سے اسی طرح کے مظاہرے ہوئے۔ پیپر لیک تو چنگاری تھی لیکن انتظامیہ کا تدارک بھی اتنا ہی متزلزل ثابت ہوا۔ نیک نیتی کے ساتھ آرڈر کرتے ہوئے، 21 جون کا دوبارہ ٹیسٹ ان طلباء کے لیے شدید صدمے کا باعث ثابت ہوا جنہوں نے ابتدائی طور پر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ٹیسٹ کی منسوخی کی وجہ سے ہونے والے اس ثانوی صدمے کی وجہ سے تقریباً 20 امیدواروں کی المناک خودکشی ہوئی، (کوئی سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں)، جس نے لیک ہونے پر ابتدائی غم و غصے سے کہیں زیادہ عوامی غصہ پیدا کیا۔

ابھیجیت ڈپکے نے بے روزگاری اور امتحانی گھوٹالوں پر اس مایوسی کو بی آر امبیڈکر کی علامت، آئینی اقدار، اور انٹرنیٹ کے پہلے پیغام رسانی میں لپیٹ دیا۔ آن لائن طنز تیزی سے ایک زبردست ملک گیر تحریک میں تبدیل ہوا۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ انٹیلی جنس ایجنسیوں اور سیاسی حکمت عملیوں نے ممکنہ ردعمل کا غلط اندازہ لگایا۔ 20 جولائی کو، حکام کو پارلیمنٹ کی طرف مارچ کرنے والے ہجوم کے پیمانے کے بارے میں سوتے ہوئے پکڑا گیا۔ پولیس کی نفری خطرناک حد تک کم پڑ گئی، جس سے مظاہرین پارلیمنٹ کمپلیکس کے دروازے تک پہنچ گئے۔ واحد بچت کا فضل یہ تھا کہ حکام نے مہلک طاقت کے استعمال سے گریز کیا۔ ریپڈ ایکشن فورس نے مبینہ طور پر پلاسٹک کے چھروں کے دوراؤنڈ فائر کیے، جو ساختی طور پر دھاتی چھروں سے مختلف ہیں اور جسم کو چھیدنے کے لیے نہیں بنائے گئے ہیں۔ یہ پیلٹ گنیں اصل میں جموں و کشمیر میں پتھراؤ کرنے والوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک غیر مہلک بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے اقدام کے طور پر تیار کی گئی تھیں۔ پولیس کارروائی میں ہلاکتوں کی قطعی عدم موجودگی کے باوجود راہول گاندھی نے پیلٹ گن کے استعمال کو ایک بڑے تنازع میں بدل دیا۔ اس سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ راہل اور دیگر اپوزیشن لیڈر اس وقت خاموش کیوں رہے جب کشمیر میں پہلی بار اگست 2010 میں پیلٹ گنیں لگائی گئیں اور جب برہان وانی کی ہلاکت کے بعد 2016 کے موسم گرما میں بدامنی کے دوران پیلٹ گن سے 6200 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے تھے۔ آخر کار، حکومت نے ادراک کا کھیل کھو دیا، جس نے وزیر اعظم کو جنرل زیڈ کے ساتھ جذباتی رشتہ استوار کرنے کے لیے آدھی رات کو انسٹاگرام پر جانے پر مجبور کیا۔ تجزیہ کاروں نے اسے بہت کم، بہت دیر سے دیکھا۔ اگر طالب علم کی خودکشی شروع ہونے پر وزیر تعلیم استعفیٰ دے دیتے - یا ملک گیر کمپلیکس کے دوبارہ ٹیسٹ کے کامیاب انعقاد کے فوراً بعد - چیف جسٹس اس صورت حال کا اتنے مؤثر طریقے سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ مشتعل افراد NEET کے ناکام امیدوار نہیں تھے لیکن وہ عام طور پر مایوس نوجوان آبادی کی نمائندگی کرتے تھے جنہوں نے بے روزگاری اور تعلیمی گھوٹالوں کی شدید شکایت کی تھی۔ اس کے نتیجے میں، حکومتی حکمت عملی سازوں نے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو پارلیمنٹ میں آنے اور 20 جولائی کے تشدد اور پیپر لیک پر انتظامیہ کا قطعی جواب دینے پر آمادہ کرنے میں ناکامی سے غلطی کی۔ مودی اور امیت شاہ دونوں ہی زبردست مقرر ہیں جو اپوزیشن بنچوں کو خاموش کروا سکتے تھے۔ اپوزیشن کی ماضی کی حکمت عملی کو دیکھتے ہوئے، امکان تھا کہ اپوزیشن نے وزیر اعظم یا وزیر داخلہ کو بولنے کی اجازت نہیں دی ہوگی یا جب وہ اپنا ردعمل شروع کریں گے تو واک آؤٹ کر چکے ہوں گے۔ اس کے بجائے، ان کی غیر موجودگی نے راہل گاندھی کو انتہائی ضروری آکسیجن فراہم کی۔ حیرت انگیز طور پر، CJP کے ساتھ گفت و شنید کے بعد، کانگریس پارٹی ابتدائی طور پر طلباء کی تحریک کی حمایت کرنے میں ناکام رہنے کی وجہ سے مختصر طور پر بیک فٹ پر تھی۔ بیل کو سینگوں سے پکڑتے ہوئے، حکومت کو تحریک التواء پر اتفاق کرنا چاہیے تھا، جس سے اراکین پارلیمنٹ کا غصہ ایوان کے فرش پر محفوظ طریقے سے نکل سکتا تھا۔ تکنیکی چیزوں کے پیچھے پیچھے ہٹ کر حکومت نے انہیں غیر ضروری طور پر قیمتی سیاسی جگہ دی۔

قابل گریز ماضی کے بحران پی ایم مودی کے دور کی تعریف بے مثال مینڈیٹ، مرکزی طرز حکمرانی کے ماڈل اور بے مثال ذاتی مقبولیت سے کی گئی ہے۔ تاہم، اس مرکزی عمل نے دہرائی جانے والی، قابل۔

مستقبل کے تنازعات میں جنگی سازوسامان کی ملکی پیداوار کی اہمیت

ہرشا کاکڑ

جاری تنازعات سے جنگ کی نوعیت بدل رہی ہے۔ ہندوستانی تناظر میں، اس کے دونوں مخالف جوہری طاقت ہونے کے باوجود، جوہری چھتری کے نیچے طویل تنازعات کی کافی گنجائش موجود ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ مستقبل کی جنگوں میں ڈرونز اور میزائلوں کا غلبہ ہوگا، اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے ضروری ہتھیاروں کے وافر ذخیرے اور ڈرون کی دستیابی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ جاری تنازعات میں یہ مناسب طور پر ثابت ہوا ہے۔ آرٹلری اور امور اب بھی کام کریں گے، حکمت عملی اور آپریشنل تصورات میں تبدیلی کے ساتھ، جیسا کہ تازہ ترین یوکرائنی حملے میں دیکھا گیا ہے۔ اس طرح، کافی گولہ بارود کی ضرورت ہے۔ ایران جنگ میں، ٹرمپ کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کیا گیا کہ امریکہ کے پاس اہم میزائلوں کی کمی ہے، کئی مواقع پر یہ دعویٰ کرنے کے بعد کہ اس بارے میں معلومات جعلی ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں اعتراف کیا کہ ایران جنگ کے نتیجے میں کچھ جنگی سازوسامان کی سپلائی تھوڑا سا کم ※ ہے لیکن اس نے انہیں اس سطح پر بھرنے کا عزم کیا جو ہم نے پہلے کبھی نہیں کیا۔※ پینٹا گون کو مجبور کیا گیا کہ وہ ایشیا اور یورپ میں ذخیرہ شدہ اسلحہ مشرق وسطیٰ کو منتقل کرے۔ امریکہ اپنے اندر تقریباً تمام جنگی سازوسامان تیار کرتا ہے لیکن اس کی حکمت عملی میں دو خامیاں ہیں۔ پہلا یہ کہ اس کے جدید ہتھیاروں کا نظام چین کی نایاب زمینوں پر منحصر ہے۔ دوسرا، جیسا کہ Micheal Horowitz، امریکی پالیسی کو گولہ بارود کی مقدار سے معیار کی طرف منتقل کرنا ہے جس کے لیے امریکہ کا تقریباً کوئی عالمی حریف نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے امریکہ نے ملٹی ملین ڈالر کے انٹرسیپٹرز کا استعمال کیا، جو محدود تعداد میں تیار کیے جاتے ہیں، سستے ڈرونز کے خلاف، جس کے نتیجے میں اس کی قلت پیدا ہوگئی جسے ٹھیک ہونے میں برسوں لگیں گے۔ اسے سستے ڈرون کے خلاف مہنگے میزائل استعمال کرنے کی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ یوکرین کے پاس اہم میزائلوں کی بھی کمی ہے۔ AIM-9 سائڈ ونڈر اور AMRAAM AIM-120 میزائلوں اور دیکھ بھال کے مسائل کی وجہ سے اس کا تقریباً نصف ایف 16 فلیٹ گراؤنڈ ہے۔ یہ میزائل امریکہ نے تیار کیے ہیں جسے خود اپنی پیداواری کمی کا سامنا ہے۔ یوکرین کے پائلٹوں کو روسی ڈرونز کے خلاف F16 توپوں کے ہتھیاروں پر انحصار کرنے پر مجبور کیا گیا ہے کیونکہ میزائل ختم ہو گئے ہیں۔ یوکرین نے یورپی مینوفیکچررز سے بڑی مقدار میں توپ کے گولے منگوائے ہیں۔ دیکھ بھال کے لیے یہ بیلجیم میں سبینا ایرو اسپیس پر منحصر ہے۔ F16s کو ہر 300 گھنٹے بعد معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ معائنہ جو 2-4 ہفتوں میں کیا جا سکتا ہے فی الحال 40 ہفتوں تک کا وقت لگتا ہے، جس سے جاری تنازعہ کے درمیان متعدد طیاروں کو گراؤنڈ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے پاس اپنے پیٹریاٹ میزائلوں کے لیے PAC-3 انٹرسیپٹرز کی بھی کمی ہے۔ اسے فرانکو-اطالوی SAMP/T سسٹمز درآمد کرنے سمیت متبادل پر غور کرنے پر مجبور کیا گیا ہے، جس میں ایسٹر میزائل لگتے ہیں، جو پیٹریاٹ میزائلوں کی نصف قیمت پر آتے ہیں۔ جرمنی، جو پیٹریاٹ میزائل تیار کرتا ہے، یوکرائن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیداوار میں اضافے پر غور کر رہا ہے۔ روس گھریلو پیداوار میں اضافہ کر کے اور شمالی کوریا جیسے اتحادیوں سے جنگی سازوسامان درآمد کر کے اپنی جنگی سازوسامان کی ضروریات کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ فی الحال یہ ہر ماہ 100 بیلسٹک میزائل بناتا ہے۔ یہ اپنے جیٹ انجنوں کو چین سے ڈرون کی جیران سیریز کے لیے بھی آؤٹ سورس کرتا ہے۔ تاہم روس کو چند اسٹریٹجک معدنیات درآمد کرنے کی ضرورت ہے، جو وہ چین، وسطی ایشیائی ممالک اور عالمی جنوب سے حاصل کرتا ہے۔ روس کے ایس 400 میزائل سسٹم پر انحصار کرنے والے ہندوستان نے آپریشن سندھ میں اپنے استعمال کے بعد مختصر اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے دونوں قسم کے اضافی 288 میزائلوں کے آرڈر دیے ہیں۔ اس نے 47 USD 1. ملین کی لاگت سے امریکہ سے Excalibur216 توپ خانے کا آرڈر بھی دیا ہے۔ وہ ہندوستان میں جیولین اینٹی ٹینک میزائلوں کی مشترکہ پیداوار کی بھی کوشش کر رہا ہے۔ ہندوستان ایک دہائی پہلے تک اپنے ہتھیاروں کے لیے زیادہ تر انحصار PSUs (پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگز) یا درآمدات پر تھا۔ درآمد شدہ ہتھیاروں اور گولہ بارود پر انحصار کے بڑے نقصانات ہیں۔ سپلائی میں تاخیر ہو سکتی ہے جیسا کہ روس کے ساتھ ہو رہا ہے یا نازک لمحات میں گولہ بارود کی سپلائی آئندہ نہیں ہوگی۔ مزید برآں، زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے، اسٹریٹجک خود مختاری کو متاثر کرتا ہے اور ٹیکنالوجی بھی ایک کمی ہے۔ 1999 میں، کارگل جنگ کے دوران، آپریشن کے ابتدائی مراحل میں ہزاروں راؤنڈز خرچ کرنے کے بعد بھارت کے پاس آرٹلری گولہ بارود کی کمی تھی۔ اسے جنوبی افریقہ سے 000,50 راؤنڈز اور اسرائیل سے مارٹر گولہ بارود درآمد کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس کے باوجود اس نے نظام کو درست کرنے کے لیے ضروری اقدامات نہیں اٹھائے۔ یہ صرف 2014 کے بعد ہی بدل گیا۔

جنگی سازوسامان کے لیے درآمدات پر انحصار کم کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے، ہندوستان آتمنیر بھارت کی طرف چلا گیا۔ اپنے ابتدائی مراحل میں اس نے PSUs سے متعلق اپنی پالیسیوں کو بھی تبدیل کیا۔ ہندوستان نے اپنے خسارے میں چلنے والے PSUs کو منافع بخش کاروباری اداروں میں تبدیل کر کے کارپوریٹائز کیا، یہ ایک جرات مندانہ اصلاحات ہے۔ اس نے ابتدائی مزاحمت کا سامنا کیا لیکن جلد ہی بعد میں آباد ہوگیا۔ اس نے اس سیکٹر کو پرائیویٹ انڈسٹری کے لیے بھی کھول دیا اور خریداری کو درآمدات سے ڈومیسٹک میں منتقل کر دیا۔

اس نے سمارٹ گولہ بارود کی تیاری میں تعاون کے لیے اکیڈمیا کو

سماجی وثقافتی ورثے کا تحفظ

ایس کے شرما

سماجی و ثقافتی حرکیات پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (PoJK) کی آبادی کے خوشی کے حصے پر گہرا اثر ڈالتا ہے، جس سے کمیونٹی کی گہرائی میں رہنے والی لچک اور نظامی ساختی اجنبی کے درمیان ایک حیرت انگیز تفریق کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ قریبی فرقہ وارانہ بندھن معاشی مشکلات کے خلاف ایک اہم کشن کے طور پر کام کرتے ہیں، سیاسی اور معاشی حق رائے دہی سے محروم رہنا اجتماعی فلاح و بہبود کو مسلسل کم کرتا ہے۔ بنیادی بیرادری (قبیلہ) کا ڈھانچہ سماجی ہم آہنگی کی ایک غیر معمولی ڈگری کو فروغ دیتا ہے۔ سوگ، مالی پریشانی، یا ذاتی مصیبت کی اقساط کے دوران، یہ توسیع شدہ رشتہ داری نیٹ ورک فوری طور پر مادی اور جذباتی حفاظتی جال فراہم کرتے ہیں، بیگانگی کو روکتے ہیں اور بنیادی زندگی کی اطمینان کو کم کرتے ہیں۔ اس کو ملاتے ہوئے، ایک مضبوط ڈائیسپورا نیٹ ورک - جو بنیادی طور پر برطانیہ میں قائم کیا گیا ہے - اجتماعی فخر اور مشترکہ بلندی کے انجن کے طور پر کام کرتا ہے۔ ترسیلات زر بنیادی گزارہ سے زیادہ برقرار رہتی ہیں۔ وہ ضروری کمیونٹی کے بنیادی ڈھانچے کی مالی اعانت کرتے ہیں، بشمول اسکول اور صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات، مقامی باشندوں کو اوپر کی طرف نقل و حرکت کے ٹھوس احساس سے متاثر کرتے ہیں۔ ان نیٹ ورکس کی تکمیل کرنا ایک بھرپور پہاڑی ورثہ ہے جو علاقائی صوفی روایات میں گھرا ہوا ہے، جو روحانی لچک، اخلاقی قناعت، اور تعلق کے گہرے گہرے احساس کو پروان چڑھاتا ہے جو نفسیاتی تندرستی کو تقویت دیتا ہے۔ اس کے باوجود، یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ اس خطے سے بے گھر ہونے والے افراد نے آزادی کی سات دہائیوں میں قبولیت کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے، نقل مکانی پر طویل عرصے تک بیگانگی کا سامنا کیا۔ مکمل طور پر مربوط رشتہ داروں کے بجائے اکثر پسماندہ طور پر ”مہاجرین“ کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے، انہوں نے سماجی تانے بانے میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ کا سامنا کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں میزبان آبادی کے ساتھ متحد ہونا چاہیے تھا۔ آبائی چولہوں اور ورثے کو کھو دینا - ایک آزمائش جوان لوگوں کے لیے قریب سے جانا جاتا ہے جو تقسیم اور جبری ہجرت کے صدمے سے گزر رہے تھے - ان کی ثقافت اور مادری زبان کو شدید جھٹکا لگا۔ مقامی لسانی شناخت، جو پوٹھواری اور پہاڑی میں لنگر انداز ہے، الگ الگ علاقائی باریکیوں کا حامل ہے جس کو مسلسل کٹاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ کافی وقت گزرنے کے باوجود، 1947 کے بے گھر ہونے والے افراد کی جائز شکایات کے ازالے کے لیے نہ تو کوئی خاطر خواہ کوششیں کی گئی ہیں اور نہ ہی ان کے مادی اور ثقافتی نقصان کی سنگینی کے مطابق بامعنی مدد ملی ہے۔ جامع اقتصادی بحالی کی عدم موجودگی کے علاوہ، اس مخصوص ورثے کی حفاظت اور ادارہ جاتی بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کا واضح طور پر فقدان رہا ہے، یہاں تک کہ اس علاقے کو ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصہ کے طور پر عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ غیر منقسم جموں و کشمیر کے تاریخی میرپور، مظفرآباد اور پونچھ ڈویژنوں پر مشتمل جغرافیائی وجود وادی کشمیر سے الگ ایک نسلی لسانی اور سماجی منظر نامے کو برقرار رکھتا ہے۔ نسلی لسانی طور پر، کشمیری (کوشور) PoJK کی آبادی کا بمشکل پانچ فیصد بولی جاتی ہے۔ بلکہ زندہ محاورہ پہاڑی، پوٹھواری اور گوجری سے تعلق رکھتا ہے، جو لوگوں کو ثقافتی اور لسانی طور پر جموں کے میدانی علاقوں، ڈوگروں اور شمالی پنجاب کے قریب رکھتا ہے۔ ساختی طور پر، معاشرہ روایتی نسبوں جیسے گجر، سودھان، جاٹ اور راجپوت کے اردگرد منظم رہتا ہے- جو رشتہ داری، ازدواجی اتحاد اور مقامی قیادت پر حکومت کرتے ہیں۔ مزید برآں، جہاں 1947 سے پہلے غیر منقسم جموں وکشمیر ترقی پذیر ہندو اور سکھ برادریوں کے ساتھ کثیر مذہبی تھا، جدید PoJK بنیادی طور پر یکساں ہو گیا ہے۔ ایک کمیونٹی کی سماجی و ثقافتی زندگی بنیادی طور پر اس کی اجتماعی صحت کو کئی بنیادی ستونوں میں طے کرتی ہے۔ یہ رشتہ داری، توسیع شدہ خاندانی یکجہتی، اور ادارہ جاتی حکمرانی کے متعلقہ فن تعمیر کو قائم کرتا ہے۔ یہ ایک اخلاقی اور روحانی کمپاس فراہم کرتا ہے جس کی جڑیں مشترکہ عقیدے اور تاریخی اخلاقیات، انصاف اور مشترکہ شائستگی کے معیارات پر مشتمل ہیں۔ یہ غیر کہے ہوئے اصولوں، باہمی توقعات، اور ثقافتی خوبیوں کی وضاحت کرتا ہے- بزرگوں کی تعظیم سے لے کر باہمی فرقہ وارانہ امداد تک - جو شہری ہم آہنگی کو برقرار رکھتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ زبان اس فرقہ وارانہ روح کے زندہ ذخیرے کے طور پر کام کرتی ہے، زبانی ادب، محاوراتی حکمت اور آبائی دنیا کے نظریات کی حفاظت کرتی ہے۔ پیداوار کے مادی طریقوں، زرعی رسم و رواج، اور کاریگر کاریگری کے ساتھ ساتھ، فنکارانہ روایات- جیسے موسمی رسومات، لوک داستان، موسیقی، اور اجتماعی ماتم - بے گھر آبادی کو اپنی اجتماعی یاد اور وقار کو محفوظ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بارہ لاکھ سے زیادہ کی آبادی اصل میں ان علاقوں سے تعلق رکھتی ہے جو سرحد کے اس طرف آباد ہے۔ ان کی سماجی و ثقافتی شناخت کا تحفظ اور اس کا جشن منانا ان کی مجموعی خوشی کو بلند کرنے اور کسی بھی معاشی ازالے کے ساتھ ساتھ نقل مکانی کے بین نسلی زخموں کو مندمل کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے، اس بے گھر آبادی کے امیر، خطرے سے دوچار سماجی-ثقافتی ورثے کی دستاویز، احیاء اور حفاظت کے لیے ایک وقف شدہ قانونی بورڈ یا ادارہ جاتی اتھارٹی کے قیام کی فوری طور پر ضمانت دی جاتی ہے، جو ہندوستان کے قومی تانے بانے کے ایک لازم و ملزوم حصے کے طور پر ان کی حیثیت کا مکمل احترام کرتے ہیں۔

بی جے پی چیف کی بہار میں پدیاترا، کانگریس پر تنقید

پٹنہ، 2 نومبر (جی این ایس): بی جے پی کے قومی صدر نتن نبین نے پیر کو این ڈی اے کی ملک گیر مہم کا آغاز کیا، جس کا عنوان جمہوریت بچاؤ، انارکی کا خاتمہ ※ تھا، تاریخی لاجپت شہر بھاگپت پارک میں ایک پد یاترا (پیدل مارچ) کے ساتھ۔ بی جے پی کے قومی صدر کے طور پر چارج سنبھالنے کے بعد پہلی بار سلک سٹی کا دورہ کرتے ہوئے نبین نے مارچ سے پہلے ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کیا اور کانگریس لیڈر راہول گاندھی اور اپوزیشن اتحاد پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ راہول گاندھی کو صرف اپنے خاندان کی سیاسی بقا کی فکر ہے، جب کہ وزیر اعظم نریندر مودی ملک کے 4.1 بلین لوگوں کو اپنا خاندان سمجھتے ہیں اور ان کی ترقی، سلامتی اور خوشحالی کے لیے پرعزم ہیں۔ پی ایم مودی کو ملک کا مکھیا سیوک ※ (چیف سرونٹ) اور چوکیدار ※ (چوکیدار) کے طور پر بیان کرتے ہوئے، نبین نے کہا کہ وزیر اعظم نے لوگوں کے ذریعہ ان پر کئے گئے اعتماد کو پورا کرنے کے لئے مسلسل کام کیا ہے۔ 2014 سے پہلے کی سیاسی صورتحال کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت بدعنوانی، بڑے گھوٹالوں اور سنگین اندرونی اور بیرونی سیکورٹی چیلنجوں سے دوچار ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسان، خواتین، نوجوان اور سماج کے دیگر طبقات تبدیلی کے خواہاں ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ عوام نے ان امنگوں کے جواب میں نریندر مودی کو ملک پر حکومت کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ نبین نے کہا کہ این ڈی اے حکومت کی شفاف پالیسیوں اور ترقیاتی اقدامات نے ملک بھر میں واضح تبدیلیاں لائی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی نے انتیودیا، یا غریب ترین طبقات کی ترقی اور ترقی کو اپنا مرکزی سیاسی ایجنڈا بنایا ہے، جس نے این ڈی اے کو 2019 اور 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں عوامی حمایت حاصل کرنے میں مدد کی تھی۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے بی جے پی صدر نے اس کے لیڈروں پر جمہوری اداروں اور انتخابی عمل پر دوہرا معیار اپنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں نے تمل ناڈو اور کیرالہ جیسی ریاستوں میں انتخابات جیتنے پر جمہوری نظام کو قبول کیا، لیکن جب انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تو آئینی اداروں اور انتخابی عمل پر سوالیہ نشان لگا۔ الیکشن کمیشن کے راہول گاندھی کو اپنے الزامات کو ثبوت کے ساتھ ثابت کرنے کے چیلنج کا حوالہ دیتے ہوئے، نبین نے دعوی کیا کہ کانگریس لیڈر کھلی بحث کے لئے کمیشن کی دعوت کا مناسب جواب دینے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ راہول گاندھی غیر ملکی اداروں کے ساتھ مل کر بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی جمہوری امیج کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم، انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان کی جمہوریت بالغ اور ایسی کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی لچکدار ہے۔ نبین نے متنبہ کیا کہ ووٹروں کو جمہوریت میں حتمی اختیار حاصل ہے اور وہ انتخابات کے ذریعے اپنا فیصلہ سنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اگر ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کی بجائے منفی سیاست کو جاری رکھتی ہے تو وہ عوامی حمایت کھو دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تاریخی انگہ خطہ سے شروع کی گئی یہ مہم بہار اور پورے ملک میں مبینہ طور پر انتشار اور انتشار پھیلانے والی طاقتوں کو بے نقاب کرے گی۔ اپنے خطاب کے بعد نبین نے باضابطہ طور پر لوک تنتر بچاؤ، آراجکتا ہٹاؤ ※ (جمہوریت کو بچائیں، انارکی کا خاتمہ) پد یاترا کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ ایونٹ کوآرڈینیٹر نیتیش سنگھ کے مطابق، مارچ نے تقریباً 300,1 میٹر کا فاصلہ طے کیا۔ لاجپت پارک سے شروع ہونے والا یہ جلوس کھرمنچک اور بھاشاہ چوک سے ہوتا ہوا تاریخی گھنٹہ گھر چوک پر پہنچا جہاں پر اختتام پذیر ہونا تھا۔ اس سے پہلے این ڈی اے کے لیڈروں اور حامیوں نے بھاگلپور ہوائی اڈے پر ان کی آمد پر شاندار استقبال یا۔ اس کے بعد ان کا قافلہ لاجپت پارک پہنچنے سے پہلے تلکا مانجھی، آدم پور اور مانک سرکار چوک سے گزرا۔ بہار کے شہری ترقی کے وزیر اور بھاگلپور ضلع کے انچارج نتیش مشرا نے بھی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پد یاترا کے مقاصد کی وضاحت کی اور الیکشن کمیشن کے خلاف اپنے الزامات پر اپوزیشن کو نشانہ بنایا۔ مشرا نے کہا کہ الیکشن کمیشن ایک آزاد آئینی ادارہ ہے اور اس نے بعض سیاسی جماعتوں پر عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ اپوزیشن جماعتوں نے الیکشن جیت کر انتخابی نظام کو تسلیم کیا، لیکن ووٹ چوری کے الزامات اس وقت اٹھائے جب ووٹرز نے انہیں مسترد کر دیا۔ بہار اسمبلی انتخابات سے قبل انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی کا حوالہ دیتے ہوئے مشرا نے کہا کہ تقریباً 65 لاکھ اندراجات کو حذف کر دیا گیا ہے، جن میں فوت شدہ افراد، ووٹر شامل ہیں جنہوں نے نقل مکانی کی تھی اور رجسٹریشن کی نقل تیار کی تھی۔ وزیر نے مزید کہا کہ انتخابی فہرستوں میں 5.21 لاکھ نئے اہل ووٹروں کو شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے بھاگلپور تقریب میں بڑی تعداد میں ٹرن آؤٹ کو اپوزیشن کی گمراہ کن مہم کے جواب میں ایک جمہوری ردعمل قرار دیا۔ بہار کے نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار چودھری نے بھی جمہوری اداروں کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے الزام لگایا کہ اپوزیشن انہیں کمزور کرنے کی منظم کوششیں کر رہی ہے۔ نہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو بے بنیاد الزامات کے ذریعے نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اپوزیشن جماعتوں پر الزام لگایا کہ وہ سپریم کورٹ پر غیر ضروری دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

کانگریس کا منی پور، اتراکھنڈ انتخابات پر غور

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) کانگریس پارٹی کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے پیر کو کہا کہ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے اور قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے منی پور اور اتراکھنڈ میں اے آئی سی سی انچارجوں، ریاستی پارٹی یونٹوں کے صدور اور کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں وینوگوپال نے کہا کہ گزشتہ روز رام لیلا میدان میں جو غصہ دیکھا گیا وہ ان بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں حکومت مخالف جذبات کی ایک جھلک ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نفرت، لوٹ مار، زمینوں پر قبضے اور مکمل بدانتظامی دونوں ریاستوں میں بی جے پی کے ''ٹریبل انجن'' ماڈل کی علامت ہے۔ منی پور کا ذکر کرتے ہوئے وینوگوپال نے کہا کہ ریاست حکمران حکومت کے ذریعہ بھڑکائے ہوئے نسلی تنازعہ کے شعلوں میں جلتی رہی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ عوام نے 2024 میں دونوں لوک سبھا سیٹوں پر بی جے پی کو پہلے ہی مسترد کر دیا تھا اور وہ پارٹی کو مکمل طور پر باہر نکالنے کے لیے بے چین تھے۔ اتراکھنڈ پر، انہوں نے الزام لگایا کہ دیو بھومی کے مندروں کو بھی ''چندا چوری'' سے نہیں بچایا گیا جس میں بی جے پی نے ایودھیا اور دیگر جگہوں پر مہارت حاصل کی تھی۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ اس طرح کی تباہی کے خلاف قدرت کی طرف سے واضح انتباہات کے باوجود وسیع پہاڑ کارپوریٹس کے حوالے کیے جا رہے ہیں۔ وینوگوپال نے اتراکھنڈ کے نوجوانوں اور خواتین کو درپیش مسائل پر بھی روشنی ڈالی، جن میں لیک ہونے والے امتحانی پرچے سے لے کر انکیتا بھنڈاری کیس میں انصاف کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ 2027 میں، عوام بی جے پی کو ہٹا دیں گے اور کانگریس کے لیے زبردست اکثریت کو یقینی بنائیں گے، جو ان ریاستوں میں عوامی حکومت کو واپس لائے گی۔ میٹنگ اور وینوگوپال کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس اگلے اسمبلی انتخابات پر نظر رکھتے ہوئے منی پور اور اتراکھنڈ میں اپنی تنظیمی اور سیاسی کوششوں کو تیز کر رہی ہے۔ اے آئی سی سی کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، جو بھی موجود تھے، نے کہا کہ اتراکھنڈ اور منی پور دونوں کے لیڈروں کے ساتھ بات چیت میں پارٹی کی تنظیمی رسائی کو تیز کرنے اور دونوں ریاستوں میں بی جے پی حکومتوں کے خلاف بڑھتے ہوئے اقتدار مخالف کا فائدہ اٹھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ انہوں نے ایک مربوط مہم کی ضرورت پر زور دیا جو گورننس، مقامی امنگوں اور عوامی عدم اطمینان کے مسائل کو اجاگر کرے۔

منی پور میں نوجوانوں کی لاشیں ملنے پر احتجاج، جھڑپیں

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) منی پور کے کانگ پوکپی ضلع میں دو لاپتہ نوجوانوں کی مسخ شدہ لاشیں پڑوسی سیناپتی ضلع میں برآمد ہونے کے بعد مظاہرے شروع ہو گئے، جس کے نتیجے میں مشتعل افراد اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، پولیس نے پیر (02 نومبر) کو بتایا۔ سیکورٹی اہلکاروں نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغے اور لاٹھی چارج کا سہارا لیا جنہوں نے اتوار کی رات مظاہروں کے دوران ان پر پتھراؤ کیا۔ مبینہ طور پر آنسو گیس کے شیل لگنے سے ایک مظاہرین کے سر میں چوٹ آئی۔ حکام نے بتایا کہ ان کی حالت مستحکم ہے۔ مشتعل افراد نے ٹائر بھی جلائے اور لکڑی کے ٹکڑوں اور پتھروں کا استعمال کرتے ہوئے کئی سڑکیں بلاک کر دیں۔ پولیس کچھ بلاک شدہ راستوں کو صاف کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ ایک ضلعی اہلکار نے بتایا کہ کشیدگی برقرار رہنے کے باعث پیر کی صبح ضلع میں اضافی سیکورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا تھا۔ یہ مظاہرے ٹی چونگلوئی (21) اور پاوگین لال ہیننگسنگ (20) کی لاشوں کی بازیابی کے بعد ہوئے، جو 29 اکتوبر کو تافوکوکی گاؤں سے لاپتہ ہو گئے تھے۔ ان کی مسخ شدہ لاشیں اتوار کی صبح سیناپتی ضلع کے پہاڑی علاقے میں ایک کیلے کے فارم سے بارود کے تھیلوں میں بھری ہوئی ملی تھیں۔ نائب وزرائے اعلیٰ نیمچا کیگن اور لوسی ڈیکھو نے ہلاکتوں کی مذمت کی اور تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ایک بیان میں، کیگن نے کہا، ''محفوظ واپسی کی امیدوں کے ساتھ جو شروع ہوا وہ سانحہ پر ختم ہوا۔'' انہوں نے مطالبہ کیا کہ ''گھناؤنے جرائم کی مکمل تحقیقات کی جائیں'' اور ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ڈیکھو نے بھی ان ہلاکتوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا، ''تشدد اور قتل کی ایسی بے ہودہ کارروائیوں کی بلاشبہ مذمت کی جانی چاہیے۔ ہماری ریاست میں جاری تشدد نا قابل قبول ہے۔ کوئی شکایت یا اختلاف کبھی بھی انسانی جان لینے کا جواز نہیں بن سکتا۔'' کیگن کا تعلق کوکی برادری سے ہے جبکہ ڈیکھو ایک ناگا ہے۔ دریں اثنا، ناگا پیپلز آرگنائزیشن (این پی او) نے لاشوں کی بازیابی سے متعلق حالات پر سوالات اٹھائے اور آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ این پی او کے صدر کو بابیٹر نے صحافیوں کو بتایا، ''ہم کسی بھی قتل کی مذمت کرتے ہیں، لیکن ہم ثبوتوں میں کسی بھی قسم کی ہیرا پھیری یا فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے کی دانستہ کوشش کی بھی یکساں مذمت کرتے ہیں۔ ہم سچائی کو قائم کرنے، احتساب کو یقینی بنانے اور مزید فرقہ وارانہ کشیدگی کو روکنے کے لیے غیر جانبدارانہ، شفاف اور آزاد تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔'' اس دوران کانگ پوکپی میں قائم کمیٹی برائے قبائلی اتحاد (COTU) نے اس واقعے پر ڈیکھو کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ اس نے سیناپتی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دائرہ اختیار سے تافوکوکی گاؤں کو کانگ پوکپی ایس پی کو منتقل کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ کمیٹی نے مزید کہا کہ جب تک قتل کے ذمہ داروں کو گرفتار نہیں کیا جاتا لاشوں کو آخری رسومات کے لیے گاؤں نہیں لے جایا جائے گا۔ پولیس، سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) اور آسام رائفلز کی مشترکہ ٹیمیں لاپتہ نوجوانوں کا سراغ لگانے کے لیے کانگ پوکپی اور سیناپتی اضلاع کی حدود میں تلاشی مہم چلا رہی تھیں۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ ایسی ہی ایک کارروائی کے دوران دونوں لاشیں برآمد کی گئیں۔ ایک علیحدہ بیان میں، پولیس نے کہا کہ منی پور پولیس، کوبرا، سی آر پی ایف، آسام رائفلز اور ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) پر مشتمل مشترکہ ٹیموں کی طرف سے ایس پی روڈ کے ساتھ ساتھ نیشنل ہائی وے 2 کے مشرق میں عمومی علاقے میں ایک وسیع تلاشی مہم چلائی گئی۔ ایس پی روڈ ایک پہاڑی راستہ ہے جو سیناپتی اور کانگ پوکپی اضلاع کو ملاتا ہے۔ دونوں لاشوں کی بازیابی ریاست میں جاری تشدد کے درمیان ہوئی ہے۔ ہفتہ کو نونی ضلع میں حریف مسلح گروپوں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں کوکی برادری سے تعلق رکھنے والے تین افراد مارے گئے۔ پولیس نے بتایا کہ ان کی لاشیں اتوار کی رات چوراچند پور ضلع پہنچیں۔ اس سال فروری میں کوکی اور ناگا برادریوں کے درمیان نسلی تصادم شروع ہونے کے بعد سے تامنگلونگ، نونی، کامجونگ، اوکرول اور کانگ پوکپی اضلاع میں 50 سے زائد افراد ہلاک اور درجنوں مکانات کو جلا دیا گیا ہے۔ منی پور نے اس سے قبل میٹیوں کے درمیان نسلی تشدد کا مشاہدہ کیا تھا، جو زیادہ تر وادی امپھال یں مقیم ہیں، اور کوکیوں، جو زیادہ تر ملحقہ پہاڑی اضلاع میں آباد ہیں۔ تشدد کے نتیجے میں 300 سے زائد افراد ہلاک ہوئے، جب کہ 49 لاپتہ اور ہزاروں بے گھر ہو گئے۔

آندھرا کے ساحل پر پھنسے سات ماہی گیروں کو بچا لیا گیا

نیلور (آندھرا پردیش)، 2 نومبر (جی این ایس): سات ماہی گیروں کو، جو ان کی کشتی کا انجن فیل ہونے کے بعد سمندر میں پھنسے ہوئے تھے، کو حکام نے پیر کے روز آندھرا پردیش کے پوٹی سریرامولو نیلور ضلع سے بچایا۔ ضلع کلکٹر ہمانشو شکلا نے کہا کہ سات ماہی گیروں کو، جو کہ کاولی حلقہ میں جووالا دین کے قریب سمندر میں کشتی کے انجن میں خرابی کے بعد پھنس گئے تھے، کو بحفاظت ساحل پر لایا گیا ہے۔ خلیج بنگال میں آنے والے شدید سمندری طوفان مراسو ※ کی وجہ سے سمندری حالات خراب ہیں۔ حکام نے پہلے ہی کسانوں کو سمندر میں نہ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ جو لوگ پہلے ہی سمندر میں ہیں انہیں واپس جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ کلکٹر نے کہا کہ کامیاب ریسکیو محکمہ ماہی گیری، میرین پولیس اور مقامی ماہی گیروں کی مربوط اور فوری کارروائی کا نتیجہ ہے۔

اداکار عمران خان نے بمبئی ہائی کورٹ میں غیر مشروط معافی مانگی

ممبئی: ، 2 نومبر (جی این ایس) بمبئی ہائی کورٹ نے پیر کو اداکار عمران خان، ایک امریکی شہری، کو سی ای سی - ایس آئی آر کے معاملے پر احتجاج میں حصہ لینے پر تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ احتجاج کا بنیادی حق صرف ہندوستانی شہریوں کو دستیاب ہے۔ خان کے وکیل نے غیر مشروط معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ وہ مستقبل میں کسی احتجاج میں شامل نہیں ہوں گے۔ چیف جسٹس مہیش چندر تر پاٹھی اور جسٹس ادویت سیتھنا کی بنچ نے کہا کہ ہندوستان کی عظمت انی ہے کہ اوورسیز سٹیزن آف انڈیا (او سی آئی) کارڈ رکھنے والے امریکی شہری کو پہلے ایک نوٹس جاری کیا جاتا ہے جس میں اسے فوری طور پر ملک بدر کرنے کے بجائے ملک چھوڑنے کا کہا جاتا ہے۔ خان کے وکیل وینکٹیش دھونڈ نے فوری طور پر معافی کے ساتھ یہ عہد بھی دیا۔ اس کے بعد بنچ نے خان کی درخواست فارنرز ریجنل رجسٹریشن آفس (ایف آر آر او) نوٹس کے خلاف پوسٹ کی، جس میں انہیں ممبئی میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے معاملے پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف گزشتہ ماہ ہونے والے احتجاج میں حصہ لینے کے لیے 28 اکتوبر تک ملک چھوڑنے کو کہا گیا، مزید سماعت 7 دسمبر کو ہوگی۔ خان نے اس کے خلاف عدالت سے رجوع کیا جسے انہوں نے صوابدیدی اور غیر آئینی ہندوستان چھوڑنے کا نوٹس قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 14 اور 21 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ 20 اکتوبر کو، عدالت نے نوٹس کو 2 نومبر تک ملتوی۔

انڈیا بلاک اگلی حکومت بنائے گا، راہول گاندھی یا اکھلیش یادو وزیر اعظم بن سکتے ہیں: اودھیش پرساد

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد نے پیر کو زور دے کر کہا کہ انڈیا بلاک مرکز میں اگلی حکومت بنائے گا، یہ کہتے ہوئے کہ لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہول گاندھی یا تو کانگریس کے وزیر اعظم بن سکتے ہیں یا اکھلیش کے ساتھ ان کی پارٹی کے سربراہ بننے کا حتمی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ الیکشن جیتنے کے بعد اپوزیشن اتحاد نے لیا مرکزی وزیر پرہلاد جوشی کے اس ریمارک پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہ اپوزیشن اگلے 30 سالوں تک پارلیمنٹ کا فرضی اجلاس منعقد کرتی رہے گی اور گاندھی ایک مذاق وزیر اعظم'' رہیں گے، پرساد نے کہا کہ سیاسی تبدیلی ناگزیر ہے۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے، پرساد نے کہا: ''دیکھو، جب تبدیلی کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں، اور تبدیلی فطرت کا قانون ہے، تبدیلی ناگزیر ہے، یقیناً تبدیلی آئے گی، اور انڈیا بلاک میں ایک وزیر اعظم ہوگا۔ جسے انڈیا بلاک اپنا لیڈر منتخب کرے گا، وہی وزیر اعظم بنے گا۔ یہ راہول گاندھی ہو سکتا ہے یا ہمارے لیڈر راکھل کے ذریعے حتمی فیصلہ لیا جائے گا۔'' الیکشن جیتنے کے بعد انڈیا بلاک۔ تجربہ کار رہنما نے اپوزیشن اتحاد کے اندر اختلافات کی تجاویز کو بھی مسترد کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ اس کے حلقے بھارتیہ جنتا پارٹی کی تنقید کے باوجود متحد رہے۔ ''انڈیا بلاک کے ممبران میں کوئی دراڑ نہیں ہے۔ انڈیا بلاک کے درمیان اتحاد ہے۔ جس مقصد کے لیے ممبران اکٹھے ہوئے ہیں وہ سب سے بڑا مقصد ہے؛ انڈیا بلاک کے لوگوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی ہے، جس سے بھارتیہ جنتا پارٹی پریشان ہے،'' انہوں نے کہا۔ اتوار کو رام لیلا میدان میں منعقدہ انڈیا بلاک کی ریلی کا حوالہ دیتے ہوئے، ایس پی ایم پی نے اس اجتماع کو تاریخی قرار دیا اور کہا کہ یہ سیاسی تبدیلی کے لیے عوامی حمایت کی عکاسی کرتا ہے۔ ''رام لیلا میدان میں ایک تاریخی ہجوم جمع ہوا، یہ بھیڑ کسی ایک پارٹی، فرد یا سماج کے طبقے سے تعلق نہیں رکھتی تھی؛ یہ پوری قوم اور اس کے لوگوں کی آواز کی نمائندگی کرتی تھی،'' پرساد نے کہا۔'' یہ تبدیلی کی آواز تھی، ریلی کسی کے خلاف یا کسی کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے نہیں نکالی گئی تھی، بلکہ یہ ایک میگا ریلی میں بدل گئی، زمین پر کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہیں تھی جو کہ پوری طرح سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ سڑکوں پر بھی بہت بڑا ہجوم تھا۔'' پرساد نے کہا کہ اس ریلی کا مقصد دلتوں کے حق رائے دہی کی حفاظت اور ریزرویشن کی حفاظت کرنا بھی تھا۔'' یہ ریلی ان دلتوں کے لیے تھی جن کے حق رائے دہی کے لیے بابا صاحب امبیڈکر نے لڑائی لڑی تھی۔ ریلی ریزرویشن کے تحفظ کے لیے لڑنے کے لیے تھی، اگر بی جے پی سمجھتی ہے کہ زیادہ بھیڑ نہیں تھی، تو بی جے پی کو فکر کیوں ہے؟'' اس نے پوچھا۔

دہلی ہائی کورٹ نے دارالحکومت میں غیر BS-VI گاڑیوں کے داخلے پر پابندی پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) دہلی ہائی کورٹ نے پیر کو ایک عرضی پر نوٹس جاری کیا جس میں شہری حکومت کے نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں قومی دارالحکومت کے باہر رجسٹرڈ گاڑیوں کے داخلے پر پابندی عائد کی گئی ہے جو یکم نومبر سے BS-VI کے اخراج کے معیار کی تعمیل نہیں کرتی ہیں، لیکن اس پر کسی عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا۔ قائم مقام چیف جسٹس نتن واسودیو سامبرے اور جسٹس سنجے شرما کی ڈویژن بنچ نے درخواست پر نوٹس جاری کیا اور ہدایت کی کہ اسے ایک اور زیر التوا معاملے کے ساتھ ٹیگ کیا جائے۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے کو 27 نومبر کو مزید سماعت کے لیے درج کیا ہے۔ پٹیشن میں شہری حکومت کے اس فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں دہلی سے باہر رجسٹرڈ غیر BS-VI کمپلائنٹ گاڑیوں کو سردیوں میں آلودگی پر قابو پانے کی مدت کے دوران قومی دارالحکومت میں داخل ہونے سے منع کرنے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عبوری ریلیف کی تلاش میں، درخواست گزار نے دلیل دی کہ دہلی میں رجسٹرڈ گاڑیاں جو BS-VI کے اخراج کے معیار پر پورا نہیں اترتی ہیں، انہیں دارالحکومت میں چلنے کی اجازت جاری رہے گی، جبکہ اسی طرح پڑوسی ریاستوں میں رجسٹرڈ گاڑیوں کو شہر میں داخل ہونے سے روک دیا جائے گا۔ اس نے استدلال کیا کہ اس طرح کے امتیازی سلوک سے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہوتی ہے، کیونکہ درجہ بندی گاڑیوں کے اخراج کی خصوصیات کے بجائے رجسٹریشن کی جگہ پر مبنی ہے۔ درخواست میں استدلال کیا گیا کہ یکساں اخراج کے معیارات والی گاڑیوں کو صرف اس وجہ سے مختلف سلوک کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا کہ وہ مختلف ریاستوں میں رجسٹرڈ ہیں۔ یہ پابندی، جو یکم نومبر سے نافذ ہوئی، 31 جنوری 2027 تک نافذ رہے گی، سردیوں کے موسم میں آلودگی کی بڑھتی ہوئی سطح سے نمٹنے کے لیے دہلی حکومت کے اقدامات کے حصے کے طور پر۔ پابندیوں کے تحت، دہلی سے باہر رجسٹرڈ گاڑیاں جو BS-VI کے اخراج کے اصولوں کی تعمیل نہیں کرتی ہیں، کو قومی دارالحکومت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاہم، BS-VI کے مطابق چلنے والی گاڑیوں کے ساتھ، کمپریسڈ نیچرل گیس (CNG) اور بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ ایمبولینس، فائر ٹینڈرز اور مخصوص ضروری خدمات میں مصروف بعض گاڑیوں کو بھی پابندیوں کے دائرے سے باہر رکھا گیا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کے تخمینے کے مطابق، دہلی - این سی آر میں 10 لاکھ سے زیادہ گاڑیاں، بشمول نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا، گروگرام، فرید آباد، اور غازی آباد، BS-VI کے اخراج کے معیار پر پورا نہیں اترتی ہیں۔ مجوزہ پابندیوں سے کام، کاروبار اور دیگر مقاصد کے لیے پڑوسی شہروں سے دہلی جانے والے مسافروں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہونے کی توقع ہے۔ حکام دارالحکومت کے داخلی مقامات پر نفاذ کو بھی مضبوط کر رہے ہیں، مصنوعی ذہانت سے چلنے والے آٹو میٹک نمبر پلیٹ ریکگنیشن (ANPR) کیمرے کو ممکنہ طور پر غیر تعمیل نہ کرنے والی گاڑیوں کی شناخت اور تصدیق کی سہولت فراہم کرنے کے منصوبے کے ساتھ۔

سپریم کورٹ نے دہلی-این سی آر میں گرین پٹاخوں کی اجازت دی، 7-8 نومبر تک پھوٹنے کی حد، 9 نومبر سے مکمل پابندی

نئی دہلی، 2 نومبر (جی این ایس) سپریم کورٹ نے دیوالی سے پہلے اور اس کے موقع پر محدود مدت کے لیے دہلی-این سی آر میں تصدیق شدہ سبز پٹاخوں کی فروخت اور استعمال کی اجازت دی ہے، جبکہ ان کی تیاری اور ذخیرہ کرنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے ہدایات کی ایک سیریز جاری کی ہے۔ پٹاخے 9 نومبر سے بحال کیے جائیں گے۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور پرسنابی ورالے کی بنچ نے 2 نومبر سے 6 نومبر تک CSIR-NEERI سے منظور شدہ گرین کریکرز کی فروخت کی اجازت دی، روایتی پٹاخوں کو ان کی آڑ میں فروخت ہونے سے روکنے کے لیے سخت حفاظتی اقدامات کے تحت۔ جسٹس سندریش کی زیر قیادت بنچ نے 7 اور 8 نومبر کو صبح 6 بجے سے 7 بجے اور رات 8 بجے سے رات 10 بجے کے درمیان پٹاخے پھوڑنے کی اجازت دی۔ عدالت عظمیٰ نے ہدایت دی کہ اسپتالوں، نرسنگ ہومز، پرائمری، پرائمری، ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن کے 300 میٹر کے دائرے میں پٹاخے نہیں پھوڑے جائیں گے۔ سائلنس زونز ان علاقوں کو نو کریکر زون ※ قرار دیا جائے گا اور مناسب طور پر نشان زد اور تشہیر کی جائے گی۔ مینوفیکچررز اور تاجروں کے لیے تفصیلی تحفظات طے کرتے ہوئے، سپریم کورٹ نے ہدایت دی کہ صرف PESO اور CSIR-NEERI سے درست سرٹیفکیشن رکھنے والے مینوفیکچررز کو مخصوص مدت کے دوران منظور شدہ گرین کریکر تیار کرنے کی اجازت ہوگی۔ عدالت عظمیٰ نے پٹاخوں کی تیاری اور فروخت پر بھی پابندی لگا دی ہے، جنہیں عام طور پر لڑیاں ※ اور مالا کہا جاتا ہے، اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہ بیریم والے پٹاخے یا CSIR-NEERI کی طرف سے منظور شدہ پٹاخوں کی اجازت نہیں ہوگی۔ مزید، ہر باکس میں مخصوص پروڈکٹ اور بیچ کے لیے جاری کردہ پروڈکٹ کے لیے مخصوص QR کوڈ ہونا چاہیے، جس میں مینوفیکچرر، PESO/DM، NEERI رجسٹریشن، لائسنس، فارمولیشن اور ٹیسٹ سرٹیفکیٹ کی تفصیلات دکھائی جائیں۔ تاجروں کو ایک اہم راحت دیتے ہوئے، جسٹس سندریش کی زیر قیادت بنچ نے ہدایت دی کہ جن تاجروں کے لائسنس منسوخ کر دیے گئے تھے، انہیں 4 نومبر سے 6 نومبر تک عارضی طور پر بحال کر دیا جائے گا تاکہ CSIR-NEERI - تصدیق شدہ مینوفیکچررز سے منظور شدہ گرین کریکرز کی فروخت میں آسانی ہو۔ تاہم اگر تاجر ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائے گئے تو ایسے لائسنس فوری طور پر منسوخ کر دیے جائیں گے۔ عدالت عظمیٰ نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ دہلی-این سی آر میں پٹاخے بنانے والے تمام صنعت کاروں اور تاجروں کو خاطر خواہ مالیاتی تحفظ فراہم کرنے کا حکم دیں، جو اس کی ہدایات کی خلاف ورزی کی صورت میں فوری طور پر ضبط کر لی جائے گی۔ ضلع کلکٹروں یا کمشنروں کو، متعلقہ ضلعی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ساتھ مشاورت میں، گرین پٹاخوں کی فروخت کے لیے نیشنل کیپیٹل ریجن (این سی آر) میں نامزد مقامات کی نشاندہی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ آن لائن پلیٹ فارمز سمیت کسی بھی دوسرے مقام پر فروخت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے حکام کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ غیر قانونی اور روایتی پٹاخوں کی نقل و حرکت کو روکنے کے لیے دہلی-این سی آر میں داخل ہونے والی گاڑیوں کی جانچ کریں۔ مزید برآں، پولیس حکام کو، ضلعی انتظامیہ کے ساتھ مل کر، مقرر کردہ فروخت کے مقامات کی نگرانی کے لیے گشت کرنے والی ٹیمیں تشکیل دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ٹیموں کو منظور شدہ گرین کریکر پروڈکٹس اور ان کے QR کوڈز سے خود کو واقف کرنے، باقاعدہ معائنہ کرنے اور غیر قانونی یا روایتی پٹاخوں کو فوری طور پر ضبط کرنے کی ضرورت ہوگی۔ بنچ نے ہدایت کی کہ توہین آمیز مینوفیکچررز اور تاجروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور ان کی صداقت کی تصدیق کے لیے کیو آر کوڈز کی بے ترتیب جانچ پڑتال کی جائے۔ ماحولیاتی نگرانی کے محاذ پر، مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) نے ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈز اور این سی آر اضلاع میں ان کے علاقائی دفاتر کے ساتھ مشاورت کرتے ہوئے، 2 سے 6 نومبر تک دیوالی سے پہلے کی مدت، 7 اور 8 نومبر کو دیوالی اور 9 سے 3 نومبر تک دیوالی کے بعد کی مدت کے لیے روزانہ ہوا کے معیار کی رپورٹیں تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تہوار کے بعد کے اقدامات، بشمول ٹھوس فضلہ کو صاف کرنا اور مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا اور پانی کے چھڑکاؤ کے ذریعے انتہائی آلودہ علاقوں کی صفائی، دیگر ممکنہ اقدامات کے علاوہ۔ ریاستی حکام بشمول دہلی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اقدامات بشمول سرمائی ایکشن پلان 2026، فضائی آلودگی کم کرنے کا منصوبہ 2026 اور CAQM سالانہ ایکشن پلان کو سرکردہ اخبارات اور نیوز چینلز کے ذریعے مطلع کریں اور ان کی تشہیر یں۔ عدالت عظمیٰ نے تمام این سی آر ریاستوں کے محکمہ تعلیم کے سکریٹریوں کو بھی ہدایت دی کہ وہ اسکول کے بچوں کو آلودگی کے اثرات کے بارے میں حساس بنائیں، خاص طور پر تہواروں کے دوران۔ دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (DMRC) سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے آڈیو سسٹم کو بیداری کے پیغامات پھیلانے کے لیے استعمال کرے۔ عدالت عظمیٰ نے دہلی-این سی آر میں ریاستی مشینری کو مزید ہدایت دی کہ وہ حلف نامہ داخل کریں جس میں اس کی ہدایات کو لاگو کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل دی جائے، جس میں حفاظتی ذخائر، فروخت کے نامزد مقامات، نفاذ کے اقدامات اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف شروع کی گئی قانونی کارروائی شامل ہیں۔ تمام تعمیلی رپورٹس اور حلف نامے 14 دسمبر تک جمع کرائے جائیں، ایسا نہ کرنے کی صورت میں ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

کوماتیریڈی کی عہدیداروں کو ہدایت، ترقیاتی منصوبے مقررہ وقت پر مکمل کریں

حیدرآباد، 2 نومبر (جی این ایس) ریاستی وزیر برائے سڑکیں اور عمارات اور سنیماٹوگرافی، کوماتیریڈی وینکٹ ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ محکمہ روڈس اینڈ بلڈنگس کے تحت مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کو مقررہ مدت کے اندر اور معیار کے معیارات کی تعمیل میں مکمل کیا جائے۔ پیر کو، وزیر نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اسٹیٹ سکریٹریٹ میں سڑکوں اور عمارتوں کے محکمے کے سینئر افسران کے ساتھ، تقریباً ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہنے والی ایک وسیع جائزہ میٹنگ کی۔ اس موقع پر ریاست بھر میں سڑکوں کی تعمیر کے منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، اور بغیر کسی تاخیر کے کام کو تیز کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ وزیر موصوف نے ریاست میں ہسپتال کی تعمیر کے بڑے پروجیکٹوں کی حالت کا بھی خاص طور پر جائزہ لیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ الوال میں ٹمز ہاسپٹل اور ورنگل میں سپر اسپیشلٹی ہاسپٹل کی تعمیر میں تیزی لائی جائے تا کہ انہیں اس سال کے اندر عوام کے لئے دستیاب کرایا جاسکے۔ مزید برآں، انہوں نے عثمانیہ جنرل ہاسپٹل پروجیکٹ کی تیزی سے تکمیل، NIMS کی توسیع اور ہائی کورٹ کی نئی عمارت کی تعمیر کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اس عوام پر مبنی حکومت کا بنیادی مقصد عوام کو بہتر نقل وحمل اور طبی سہولیات فراہم کرنا ہے اور انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ان شعبوں سے متعلق ہر پروجیکٹ کو خصوصی توجہ کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ وزیر نے 85ویں انڈین روڈس کانگریس (IRC) گلوبل سمٹ کی تیاریوں کا بھی وقفہ سے جائزہ لیا جو کہ ریاستی حکومت کی طرف سے HITEX، حیدرآباد میں اس ماہ کی 19 سے 22 تاریخ تک منعقد ہونے والی ایک باوقار تقریب ہے۔ عہدیداروں نے سمٹ کے انتظامات کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے پیش کیا جس کے بعد وزیر نے کئی



اہم تجاویز پیش کیں۔ واضح رہے کہ مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ اینڈ ہائی ویز نتن گڈکری اور چیف منسٹر ریونت ریڈی بڑے پیمانے پر چوٹی کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لیے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔ بتایا گیا کہ کئی مرکزی وزراء، وزرائے مملکت، مختلف ریاستوں سے سڑکوں اور عمارتوں کے وزراء، ملک کے مختلف حصوں سے نمائندے، بین الاقوامی مندوبین اور انجینئرنگ کے شعبے کے ماہرین کی اس تقریب میں شرکت متوقع ہے۔ وزیر نے تلنگانہ کے لیے اس باوقار موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ انڈین روڈز کانگریس (IRC) کو محض تکنیکی کانفرنس تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ، اسے قومی اور بین الاقوامی سامعین کے سامنے ریاست کی ترقی اور سرمایہ کاری کے مواقع کو دکھانے کے لیے ایک پلیٹ فارم میں تبدیل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ تلنگانہ نے سڑکوں کی ترقی، جدید تعمیراتی ٹکنالوجی اور انفراسٹرکچر کی تخلیق میں جو پیشرفت حاصل کی ہے اسے اجاگر کرنے کے انتظامات کریں۔ وزیر نے ہدایت دی کہ HITEX مقام پر تقریباً 400 نمائشی اسٹالز کے ساتھ ایک خصوصی تلنگانہ پویلین※ قائم کیا جائے تا کہ IRC کانفرنس میں شرکت کرنے والے مہمانوں کو تلنگانہ کی تاریخ، ثقافت، روایات، فنون اور سیاحتی مقامات سے متعارف کرایا جاسکے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ پویلین میں ریاست کے جاری ترقیاتی اقدامات، بڑے بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹس اور سرمایہ کاری کے مواقع بھی شامل ہونے چاہئیں۔ مزید برآں، انہوں نے ہدایت دی کہ چار روزہ کانفرنس میں روزانہ تلنگانہ کی عزت نفس، ثقافت اور روایات کی عکاسی کرتے ہوئے خصوصی ثقافتی پرفارمنس کا اہتمام کیا جائے۔ یہ تجویز کیا گیا کہ تلنگانہ کے فنکاروں کی پرفارمنس کو ہر روز کم ازکم ایک گھنٹے کے لیے پیش کیا جانا چاہیے، اور مہمانوں کو تلنگانہ کی ثقافت کی عکاسی کرتے ہوئے یادگاری نشانات پیش کیے جانے چاہییں جو ریاست کی منفرد شناخت کی یاد دہانی کے طور پر کام کرتی ہیں۔ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ کانفرنس کے دوران ہونے والے اہم پروگراموں کی لائیو سٹریمنگ کے انتظامات کریں۔ مزید برآں، یہ مشورہ دیا گیا کہ محکمہ سیاحت کے ساتھ تال میل میں آنے والے مہمانوں کے لیے خصوصی انتظامات کیے جائیں۔

ریونیو-فاریسٹ اراضی تنازعات کا مستقل حل

حیدرآباد: تلنگانہ کے ریاستی وزیر برائے محصولات، مکانات، اور اطلاعات وتعلقات عامہ، پونگولیٹی سری نواسا ریڈی نے ریونیو اور محکمہ جنگلات کی زمینوں کے درمیان سرحدی تنازعات کے مستقل حل کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے۔ پیر کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر سکریٹریٹ میں ریونیو اور فاریسٹ محکموں کے ساتھ ساتھ سروے اور سیٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ کے عہدیداروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے زور دیا کہ دونوں محکموں کے درمیان سرحدی تنازعات کی وجہ سے عام شہریوں اور کسانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے دونوں محکموں کو مکمل کوآرڈینیشن کے ساتھ مشترکہ سروے کرنے کی ہدایت کی۔ وزیر نے تجویز دی کہ ریونیو اور جنگلات کے محکموں کو مشترکہ طور پر زمینی حدود کی واضح حد بندی کرنے کے لیے جدید



ٹیکنالوجی اور سائنسی طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے فیلڈ لیول سروے کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی طور پر حدود قائم کرنے سے، ایسے تنازعات کو مستقل طور پر حل کیا جا سکتا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ مستقبل میں مزید تنازعات پیدا نہ ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ریاست میں اراضی انتظامیہ کو مزید مستحکم کرنے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر سروے، سیٹلمنٹ اور لینڈ ریکارڈ کے محکمے کے ذریعے جامع اصلاحات نافذ کر رہی ہے۔ وزیر پونگولیٹی سری نواسا ریڈی نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی حکومت کا بنیادی مقصد زمینی ریکارڈ میں مکمل شفافیت اور درستگی کو یقینی بنانا ہے۔ وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عشروں پرانے زمینی تنازعات کو تیزی سے حل کرنے کے لئے تال میل اور لگن کے ساتھ کام کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ عام لوگوں کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کسانوں اور عوام پر زور دیا کہ وہ فیلڈ لیول سروے کے دوران اپنا تعاون بڑھائیں۔ مزید برآں، انہوں نے ہدایت دی کہ اس عمل کو آگے بڑھانے کے لیے ضلع اور منڈل سطح پر محکمہ ریونیو اور فاریسٹ کے عہدیداروں پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔ اس میٹنگ میں ریونیو سکریٹری لوکیش کمار، کمشنر آف سروے اینڈ سیٹلمنٹ راجیو گاندھی ہنومنتھو اور پرنسپل چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ (پی سی سی ایف) وِنے کمار اور دیگر نے شرکت کی۔

کوماتیریڈی کی IRC کانفرنس میں تلنگانہ کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کی ہدایت

حیدرآباد، 2 نومبر: تلنگانہ کے سڑکوں اور عمارتوں کے وزیر کوماتیریڈی وینکٹ ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ 85ویں انڈین روڈس کانگریس (IRC) کانفرنس کو تلنگانہ کی ثقافت اور سرمایہ کاری کے مواقع کی نمائش کے لیے ایک بڑے عالمی پلیٹ فارم کے طور پر منعقد کریں۔ وزیر نے پیر کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تلنگانہ سکریٹریٹ میں محکمہ روڈس اینڈ بلڈنگس کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ ایک وسیع جائزہ میٹنگ کی جس میں محکمہ جاتی ترقیاتی کاموں اور تقریباً ساڑھے تین گھنٹے تک IRC کانفرنس کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ 85ویں انڈین روڈس کانگریس عالمی کانفرنس HITEX، حیدرآباد میں 19 سے 22 نومبر تک منعقد ہوگی۔ مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز نتن گڈکری اور چیف منسٹر اے ریونت ریڈی 19 نومبر کی صبح مشترکہ طور پر اس تقریب کا افتتاح کریں گے۔ کئی مرکزی وزراء، مختلف ریاستوں کے وزراء، سینئر حکام، بین الاقوامی مندوبین اور انجینئرنگ سیکٹر کے متوقع ماہرین شرکت کریں گے۔ کوماتیریڈی نے کہا کہ باوقار کانفرنس کو تکنیکی بات چیت تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ اسے تلنگانہ کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو اجاگر کرنے اور سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم کے طور پر بھی کام کرنا چاہئے۔ وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ HITEX احاطے میں تقریباً 400 نمائشی اسٹالوں کے ساتھ ایک خصوصی تلنگانہ پویلین قائم کریں۔ پویلین میں تلنگانہ کی تاریخ، ثقافت، روایات، فنون، سیاحتی مقامات، بڑے بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹس اور سرمایہ کاری کے مواقع کی نمائش ہونی چاہیے۔ نہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ چار روزہ کانفرنس کے دوران ہر روز کم ازکم ایک گھنٹہ تلنگانہ کے فنکاروں کی ثقافتی پرفارمنس کا اہتمام کریں۔ ریاست کی ثقافتی شناخت کی عکاسی کرنے والے خصوصی تحائف مندوبین کو پیش کیے جائیں۔ کانفرنس کی اہم تقریبات کی لائیو سٹریمنگ کے لیے بھی انتظامات کیے جائیں۔ محکمہ سیاحت کے ساتھ تال میل میں، خصوصی ٹور پروگرام منعقد کیے جائیں تا کہ مندوبین کو تلنگانہ کے ممتاز مندروں، تاریخی یادگاروں اور سیاحتی مقامات کا دورہ کرنے کے قابل بنایا جائے۔ وزیر نے حیدرآباد، دہلی، ممبئی اور بنگلورو میں وسیع تشہیری مہم چلانے پر زور دیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ہوائی اڈوں، میٹرو اسٹیشنوں، ریلوے اسٹیشنوں، بس ٹرمینلز اور دیگر بڑے پبلک ٹرانسپورٹ مقامات پر پرکشش ہورڈنگس اور بصری اشتہارات لگائیں۔ انہوں نے کانفرنس کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر نمایاں کرنے کے لیے پرنٹ، الیکٹرانک، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے موثر استعمال پر بھی زور دیا۔ کوماتیریڈی نے کہا کہ 85ویں آئی آر سی کانفرنس کو باوقار نوسٹ تلنگانہ گلوبل سمٹ※ کے لیے ایک پری سمٹ ایونٹ کے طور پر کام کرنا چاہیے، جس کا انعقاد دسمبر میں چیف منسٹر ریونت ریڈی کی قیادت میں بھارت فیوچر سٹی میں ہونا ہے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ تلنگانہ کی سرمایہ کاری کی صلاحیت، صنعتی دوستانہ ماحول، ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر اور

تلنگانہ ہندوستان کا پہلا AI سے چلنے والا ڈیجیٹل مارکیٹ یارڈ متعارف کرائے گا: وزیر تمالا

حیدرآباد، 2 نومبر (جی این ایس) تلنگانہ ملک میں پہلی بار مصنوعی ذہانت (AI) سے چلنے والا ڈیجیٹل مارکیٹ یارڈ سسٹم متعارف کرانے کی تیاری کر رہا ہے، جس کا مقصد زرعی تجارت میں زیادہ شفافیت لانا اور کسانوں کے لیے مناسب قیمتوں کو یقینی بنانا ہے۔ ریاستی زراعت، مارکیٹنگ اور تعاون کے وزیر تمملا ناگیشور راؤ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ایک جامع ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیار کریں جس میں زرعی مارکیٹنگ کے عمل کے ہر مرحلے کا احاطہ کیا جائے، کسان کی مارکیٹ یارڈ میں آمد سے لے کر پیداوار کی فروخت اور آخری ادائیگی تک۔ وزیر نے یہ ہدایات پیر کو سکریٹریٹ میں مارکیٹنگ ڈپارٹمنٹ کے سینئر افسران کے ساتھ وزیر ڈی سریدھر بابو کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کے دوران دیں۔ مجوزہ نظام کے تحت، کسانوں کی تفصیلات کو ڈیجیٹل طور پر رجسٹر کیا جائے گا، اور ہر پیداواری لاٹ کو ایک منفرد شناختی نمبر تفویض کیا جائے گا۔ یہ پلیٹ فارم فصل کے معیار کی جانچ (پرکھ)، ڈیجیٹل بولی، آن لائن نیلامی، قیمت کا تعین، کسانوں کی منظوری، وزن، سیلز بلنگ، مارکیٹ فیس کے حسابات اور ادائیگیوں کو مربوط کرے گا۔ نیلامی یا ٹینڈر کے عمل کے بعد، حتمی قیمت سسٹم پر ظاہر کی جائے گی۔ ایک OTP کمیشن ایجنٹ کے ذریعے کسان کو بھیجا جائے گا تا کہ فروخت کے ساتھ آگے بڑھنے سے پہلے متفقہ قیمت کی تصدیق حاصل کی جا سکے۔ ایک بار پیداوار کا وزن ہونے کے بعد، سیلز بل ریکارڈ شدہ وزن اور متفقہ قیمت کی بنیاد پر تیار کیا جائے گا۔ مارکیٹ چارجز اور ادائیگی کی تفصیلات بھی ڈیجیٹل طور پر ریکارڈ کی جائیں گی۔ تمام رسمی کارروائیوں کی تکمیل کے بعد، گیٹ ایگزٹ سسٹم کے ذریعے ای رسیدیں اور ای پرمٹ جاری کیے جائیں گے۔ بے ضابطگیوں کو روکنے کے لیے AI ٹیکنالوجیز ریز نے حکام کو زرعی آمد، قیمت کے رجحانات، تاجروں، کمیشن ایجنٹوں اور نیلامی کی سرگرمیوں کے بارے میں حقیقی وقت کی معلومات فراہم کرنے کے لیے ایک مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MIS) تیار کرنے کی ہدایت کی۔ تاریخی نیلامی اور لین دین کے ریکارڈ کو بھی مستقبل کے تجزیہ، معائنہ اور تصدیق کے لیے محفوظ کیا جانا چاہیے۔ خودکار ڈیٹا انضمام اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے عمل کے تمام مراحل کو باہم مربوط ہونا چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مختلف ریاستوں میں کام کرنے والے ڈیجیٹل مارکیٹ سسٹم کا مطالعہ کریں اور تلنگانہ میں مزید جدید ماڈل متعارف کروائیں۔ مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کی حاضری اور بائیومیٹرک ریکارڈ کو بھی پلیٹ فارم میں ضم کیا جانا چاہیے۔ تمالا نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمہ آئی ٹی کے ساتھ تال میل قائم کریں اور ایک ہفتہ کے اندر ٹینڈر کی دعوت کا عمل مکمل کریں۔ انہوں نے گوداموں اور روزمرہ کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے مارکیٹ یارڈز میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب کی مزید ہدایت کی۔ کسانوں اور تاجروں کو ملک بھر کی مختلف منڈیوں میں موجود فصلوں کی قیمتوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے ڈیجیٹل ڈسپلے اسکرینیں لگائی جائیں۔ یہ سہولیات ابتدائی طور پر بڑے مارکیٹ یارڈس میں متعارف کرائی جائیں گی جن میں زیادہ تجارتی حجم ہے اور آہستہ آہستہ اسے پورے تلنگانہ کے تمام بازاروں تک پھیلایا جائے گا۔ وزیر نے زور دیا کہ ٹیکنالوجی کو دستی مداخلت کو کم کرنا چاہیے اور ہر لین دین میں شفافیت کو یقینی بنانا چاہیے۔ کوہڈا انٹیگریٹڈ فروٹ مارکیٹ مارچ میں مکمل ہو گی۔ اسی میٹنگ کے دوران وزیر تمملا ناگیشور راؤ نے کوہڈا انٹیگریٹڈ فروٹ مارکیٹ پراجکٹ کی پیشرفت کا جائزہ لیا اور عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ تعمیراتی کاموں کو تیز کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو مارچ 2027 تک پہلا مرحلہ مکمل کرنے اور کسانوں کو یہ سہولت فراہم کرنے کی ہدایت دی۔ ٹینڈر کے عمل کو شروع کرنے میں تاخیر پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے، وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ حیدرآباد گروتھ کوریڈور لمیٹڈ کے نمائندوں کے ذریعہ تجویز کردہ زمین کی سطح بندی میں ترمیم کے لئے چیف منسٹر کی منظوری حاصل کریں اور اگلے سات دنوں کے اندر ٹینڈرز طلب کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد کوہڈا میں بین الاقوامی معیار کی مربوط فروٹ منڈی کو جدید انفراسٹرکچر اور جدید سہولیات کے ساتھ تیار کرنا ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے اور عہدیداروں کو ہدایت دی۔

شاہنواز قاسم کا سنگاریڈی اے آر ہیڈکوارٹر کا معائنہ

سنگاریڈی، 2 نومبر: ملٹی زون-II کے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) شاہنواز قاسم، آئی پی ایس نے پیر کے روز سنگاریڈی ڈسٹرکٹ آرمڈ ریزرو (اے آر) ہیڈکوارٹر کا سالانہ معائنہ کیا اور پولیس کے مختلف یونٹس کا جائزہ لیا۔ ضلع پولیس کے سپرنٹنڈنٹ پریتوش پنکج، آئی پی ایس، اور ایڈیشنل ایس پی چیتنیا ریڈی، آئی پی ایس، نے ڈسٹرکٹ پولیس آفس میں گلدستے کے ساتھ آئی جی کا استقبال کیا۔ آئی جی نے بعدازاں پولیس گارڈ آف آنر وصول کیا اور ڈسٹرکٹ ایس پی کے ہمراہ اے آر ہیڈکوارٹر کے احاطے میں پودا لگایا۔ معائنہ کے دوران، آئی جی نے آر آئی اسٹور، موٹر وہیکل سیکشن، ڈاگ اسکواڈ اور بم ڈسپوزل (بی ڈی) ٹیم کا دورہکیا، ان کے آلات، دیکھ بھال، کام کاج اور عملے کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پولیس اہلکاروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ہتھیاروں کا مکمل علم رکھیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران باڈی پروٹیکٹرز، لاٹھیوں اور ہیلمٹ کے لازمی استعمال کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ RIاسٹور میں تمام آلات کو مناسب کام کی حالت میں رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ ہمیشہ استعمال کے لیے تیار ہے۔ موٹر وہیکل سیکشن کا معائنہ کرتے ہوئے، آئی جی نے پولیس گاڑیوں کی باقاعدہ سروسنگ اور دیکھ بھال پر زور دیا تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ اچھی کام کی حالت میں رہیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو مشورہ دیا کہ وہ وقتاً فوقتاً گاڑیوں کا معائنہ کریں اور گاڑیوں کی موثر دیکھ بھال کرنے والے عملے کو انعام دیں۔ ڈاگ اسکواڈ کے دورے کے دوران، انہوں نے پولیس کتوں کی مناسب صحت، غذائیت اور دیکھ بھال پر زور دیا۔ انہوں نے ہینڈلرز کو ہدایت دی کہ وہ باقاعدگی سے پریڈ اور مشقیں کریں، سروس ریکارڈ اور صحت کی تفصیلات کو برقرار رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کتے مختلف قسم کے کیسز کا پتہ لگانے اور ان کو حل کرنے میں مدد کے لیے تیار رہیں۔

کویتا کی ایم ایل سی ووٹر رجسٹریشن کی تاریخ میں توسیع کی درخواست

حیدرآباد: 02 نومبر، تلنگانہ رخشنا سینا کے سربراہ کلوا کنٹلا کویتا نے حیدرآباد کے بی آر کے بھون میں تلنگانہ کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) سی سدرشن ریڈی سے ملاقات کی اور آئندہ گریجویٹ ایم ایل سی انتخابات کے لیے ووٹر رجسٹریشن کی آخری تاریخ میں توسیع کی درخواست کی۔ میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے، کویتا نے کہا کہ ووٹر رجسٹریشن کی آخری تاریخ فی الحال 6 نومبر مقرر ہے اور الیکشن کمیشن پر زور دیا کہ وہ نامزدگی داخل کرنے تک اس میں توسیع کرے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کا عمل 21 نومبر تک جاری رہے گا اور درخواست کی کہ گریجویٹ ووٹر رجسٹریشن کو بھی اس کے مطابق بڑھایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سی ای او نے ان کی درخواست کا مثبت جواب دیا ہے۔ کویتا نے کہا کہ گریجویٹ ایم ایل سی انتخابات ریاست کے چھ سابقہ اضلاع میں منعقد ہو رہے ہیں ور جنریشن Z کے ممبر اسمیت گریجویٹوں کو انتخابات کو سنجیدگی سے لینا چاہئے اور بطور ووٹر رجسٹر کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ گریجویٹس ووٹ ڈالنے سے پہلے حکومت کی کارکردگی اور اپوزیشن جماعتوں کے طرز عمل پر غور کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتخابات تلنگانہ رخشنا سینا جیسی نئی سیاسی جماعتوں کو عوام کے سامنے اپنا ایجنڈا پیش کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ کویتا نے تلنگانہ رخشنا سینا کی پارٹی رجسٹریشن کا مسئلہ بھی اٹھایا، جو دہلی میں زیر التوا ہے۔ انہوں نے تلنگانہ کے سی ای او سے درخواست کی کہ وہ دہلی میں متعلقہ حکام کو پارٹی کی سرگرمیوں، تنظیمی کمیٹیوں اور مرکزی دھارے کی سیاسی جماعتوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک رپورٹ پیش کریں۔ اس نے ہر MLC الیکشن سے پہلے گریجویٹس کو دوبارہ رجسٹر کرنے کی ضرورت پر مزید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل مشکلات پیدا کرتا ہے اور امیدواروں کے اخراجات میں اضافہ کرتا ہے۔ کویتا نے یہ بھی الزام لگایا کہ بڑے تعلیمی ادارے اپنے طلبہ کے ذریعے انتخابات پر اثر انداز ہو رہے ہیں، جس سے انتخابی عمل کی منصفانہ صلاحیت متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کے بعد اس معاملے کو الیکشن کمیشن کی توجہ میں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر رجسٹریشن کے عمل کو آسان اور شفاف بنایا جانا چاہیے تا کہ زیادہ سے زیادہ اہل گریجویٹس انتخابی عمل میں حصہ لے سکیں۔ کویتا نے امید ظاہر کی کہ الیکشن کمیشن ان مسائل کا سنجیدگی سے جائزہ لیتے ہوئے ضروری اقدامات کرے گا۔

شاہنواز قاسم کا سنگاریڈی پولیس ہیڈکوارٹر کا معائنہ

سنگاریڈی، 2 نومبر: ملٹی زون-II کے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) شاہنواز قاسم، آئی پی ایس نے پیر کے روز سنگاریڈی ڈسٹرکٹ آرمڈ ریزرو (اے آر) ہیڈ کوارٹر کا سالانہ معائنہ کیا اور پولیس کے مختلف یونٹس کا جائزہ لیا۔ ضلع پولیس کے سپرنٹنڈنٹ پریتوش پنکج، آئی پی ایس، اور ایڈیشنل ایس پی چیتنیا ریڈی، آئی پی ایس، نے ڈسٹرکٹ پولیس آفس میں گلدستے کے ساتھ آئی جی کا استقبال کیا۔ آئی جی نے بعدازاں پولیس گارڈ آف آنر وصول کیا اور ڈسٹرکٹ ایس پی کے ہمراہ اے آر ہیڈکوارٹر کے احاطے میں پودا لگایا۔ معائنہ کے دوران، آئی جی نے آر آئی اسٹور، موٹر وہیکل سیکشن، ڈاگ اسکواڈ اور بم ڈسپوزل (بی ڈی) ٹیم کا دورہ کیا، ان کے آلات، دیکھ بھال، کام کاج اور عملے کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پولیس اہلکاروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ہتھیاروں کا مکمل علم رکھیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران باڈی پروٹیکٹرز، لاٹھیوں اور ہیلمٹ کے لازمی استعمال کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ RI اسٹور میں تمام آلات کو مناسب کام کی حالت میں رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ ہمیشہ استعمال کے لیے تیار ہے۔ موٹر وہیکل سیکشن کا معائنہ کرتے ہوئے، آئی جی نے پولیس گاڑیوں کی باقاعدہ سروسنگ اور دیکھ بھال پر زور دیا تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ اچھی کام کی حالت میں رہیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو مشورہ دیا کہ وہ وقتاً فوقتاً گاڑیوں کا معائنہ کریں اور گاڑیوں کی موثر دیکھ بھال کرنے والے عملے کو انعام دیں۔ ڈاگ سکواڈ کے دورے کے دوران، انہوں نے پولیس کتوں کی مناسب صحت، غذائیت اور دیکھ بھال پر زور دیا۔ انہوں نے ہینڈلرز کو ہدایت دی کہ وہ باقاعدگی سے پریڈ اور مشقیں کریں، سروس ریکارڈ اور صحت کی تفصیلات کو برقرار رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کتے مختلف قسم کے کیسز کا پتہ لگانے اور ان کو حل کرنے میں مدد کے لیے تیار رہیں۔ آئی جی نے حکام کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ پولیس اہلکاروں کو ضروری سامان بشمول رین کو سے متاثرہ علاقوں کے قریب حادثات اور ریسکیو آپریشنز سے نمٹنے کے لیے مناسب حفاظتی کٹس تیار رکھنے پر زور دیا۔ پولیس اہلکاروں سے خطاب کرتے ہوئے شاہنواز قاسم نے ہر ایک پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری لگن کے ساتھ ادا کریں اور اپنی تفوجیکٹس کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائیں۔ بارش کے موسم کے دوران ممکنہ ہنگامی صورتحال پر غور کرتے ہوئے، انہوں نے جھیلوں، تالابوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے قریب حادثات اور ریسکیو آپریشنز سے نمٹنے کے لیے مناسب حفاظتی کٹس تیار رکھنے پر زور دیا۔ پولیس اہلکاروں سے خطاب کرتے ہوئے شاہنواز قاسم نے ہر ایک پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری لگن کے ساتھ ادا کریں اور اپنی تفویض کردہ ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے نبھائیں۔ انہوں نے اے آر ہیڈکوارٹر کی دیکھ بھال اور سرکاری ریکارڈ کی تسلی بخش دیکھ بھال کو سراہا۔ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے افسران اور اہلکاروں کو خصوصی طور پر سراہا گیا اور انعامات سے نوازا گیا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس آف پولیس (ڈی ایس پیز) کے ساتھ بعد ازاں جائزہ میٹنگ کے دوران، آئی جی نے انہیں جائیداد سے متعلق جرائم کی روک تھام کے لیے خصوصی ایکشن پلان تیار کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ باقاعدگی سے کمیونٹی رابطہ پروگرام منعقد کریں، مشکوک افراد اور گاڑیوں پر نگرانی کو مضبوط بنائیں، گاڑیوں کی چیکنگ کریں اور مناسب احتیاطی کارروائی کریں۔ انہوں نے پیشگی انٹیلی جنس جمع کرنے اور جرائم کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے ایک مضبوط نگرانی کا طریقہ کار قائم کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ اس میں ضلع ایس پی پریتوش پنکج، ایڈیشنل ایس پی چیتنیا ریڈی، ڈی ٹی سی ایڈیشنل ایس پی سرینواس راؤ، ڈی ایس پیز ستیہ گوڈ، پربھاکر، وینکٹ ریڈی، سیدا نائک اور سریندر ریڈی، اے آر ڈی ایس پی نریندر، آر آئیز سریش نائک، راج شیکھر ریڈی، ڈینیئل اور سرینواس راؤ، رام ناجو، انسپکٹر اور دیگر افسران۔

کے ٹی آر کا تمام شعبوں میں اے آئی کے فروغ پر زور

حیدرآباد، 2 نومبر: بی آر ایس کے کارگزار صدر کے ٹی راما راؤ (کے ٹی آر) نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) مستقبل کی تشکیل میں اہم رول ادا کرے گی اور تعلیم، زراعت، صنعت اور نظم ونسق میں اس کے استعمال کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ حیدرآباد کے نانکرام گوڈا میں واقع شیرٹن ہوٹل میں کیمپس ہب اے آئی پروڈکٹ کے آغاز کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کے ٹی آر نے دیہی پس منظر سے تعلق رکھنے والے چار نوجوان کاروباریوں کے ذریعہ شروع کیے گئے اقدام پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے انہیں معاشرے کے لیے رول ماڈل قرار دیا اور نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ بڑا سوچیں اور بلندیوں کو حاصل کریں۔ کے ٹی آر نے کہا کہ تلنگانہ نے ماضی میں آئی ٹی سیکٹر کو کافی اہمیت دی تھی لیکن دنیا اب مصنوعی ذہانت کے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرے کو بدلتی ہوئی ٹیکنالوجیز، خاص طور پر تعلیم کے شعبے میں اپنانے کی ضرورت ہے۔ AI کو ایک ایسا آلہ قرار دیتے ہوئے جو انسانیت کو فائدہ پہنچا سکتا ہے بجائے اس کے کہ ڈرنے کی چیز، انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی کو جہاں بھی ضرورت ہو استعمال کیا جانا چاہیے اور اس کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ پہلے کے اقدامات کو یاد کرتے ہوئے کے ٹی آر نے کہا کہ زراعت میں AI پر مبنی اختراعات لانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ کسانوں کو فصلوں کی کاشت کے بارے میں بہتر معلومات حاصل کرنے میں مدد کرنے کے لیے سرسیلا ضلع کے ایک گاؤں میں AI سے چلنے والا ایک زرعی پروجیکٹ شروع کیا گیا۔ انہوں نے زراعت کی اختراع کے لیے مصنوعی ذہانت کے عنوان سے اس اقدام کا بھی حوالہ دیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ٹیکنالوجی لینڈ لائن ٹیلی فون سے اسمارٹ فونز تک تیار ہوئی ہے اور کہا کہ آنے والے سالوں میں AI کا ایک بڑا کردار ہوگا، بغیر ڈرائیور والی گاڑیاں پہلے ہی ایک حقیقت بن چکی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئی ٹی کمپنیوں کے لیے صرف حیدرآباد ہی کی منزل نہیں ہے، کیونکہ دیہی علاقے بھی ٹیکنالوجی کے کاروبار کو راغب کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پارکل میں ایک آئی ٹی کمپنی قائم کرنے پر راکیش نامی نوجوان کاروباری شخصیت کی تعریف کی۔ کے ٹی آر نے حکومت پر زور دیا کہ وہ اے آئی ٹکنالوجی کی حوصلہ افزائی کرے اور کہا کہ تلنگانہ کو ریاست بھر میں آئی ٹی سیکٹر کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ BRS دو سالوں میں اقتدار میں واپس آئے گی، انہوں نے مزید کہا کہ ایک بار جب پارٹی حکومت بنائے گی، AI کو تمام سرکاری محکموں میں ضم کر دیا جائے گا اور اسے تمام شعبوں میں ترجیح دی

EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad - 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in